یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شایع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام و سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے - اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکیں گے

تار کا پتہ "اہلحدیث" امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۹ — جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	۱۲ روپے
رؤسا و جاگیرداران سے "	للعہ
عام خریداروں سے "	۴ روپے
" ششماہی	۲ روپے ۸ آنے
ممالک غیر سے سالانہ	۵ شلنگ ۴ پنس
" ششماہی	۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر - مورخہ ۱۴ صفر المظفر ۱۳۳۳ھ مطابق یکم جنوری ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

چند ضروری سوال

متعلقہ مسیح و مہدی

ہمارے ایک معزز احمدی دوست نے بڑی امید سے چند سوالات بھیجے ہیں۔ اونکا اخلاص ان کے جواب دینے میں محرک نہ ہوتا تو جواب نہ دیا جاتا۔ کیونکہ سوالات ایسے ہیں جن کو زمانے اپنی حرکت سے خود بخود حل کر دیا ہوا ہے۔ مگر چونکہ سایل ایک مخلص دوست ہیں اس لئے جواب دیا جاتا ہے۔ سوال یہ ہیں

(۱) اکثر اصحاب کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ضرور پھر کل دنیا میں اسلام پھیل جائیگا۔ مگر میرے ایک احمدی دوست اسکو خلاف قرآن کریم بتاتے ہیں۔ اور قول مذکور کو بے سند۔ اونکی راے ہے کہ جب عبارت قرآنی سے ثابت ہے کہ نصاریٰ اور یہود میں قیامت تک عداوت رہیگی۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ مذاہب مذکور بھی قیامت تک بدستور رہیں گے۔ ہاں البتہ اہل اسلام کسی قدر ترقی کریں گے۔ جیسے کہ مرزا صاحب کے زمانہ ظہور سے روبہ ترقی ہیں۔ اور یورپ میں بھی اشاعت اسلام ہو رہی ہے"۔

جواب - اس سوال سے معلوم ہوتا ہے سایل کے احمدی دوست کو غلط فہمی ہے یا ناواقفی۔ دنیا میں اسلام ہوگا یا کفر۔ اس کی بابت ہمارا جو اعتقاد ہے وہ ہم اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے الفاظ طیبہ میں سناتے ہیں:-

عن المقداد انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یقول لا یبقی علی ظہر الارض بیت مدر ولا وبر الا ادخلہ اللہ کلمۃ الاسلام بعز عزیز وذل ذلیل اما یعزہم اللہ فیجعلہم من اہلہا او یذلہم فیدینون لہا قلت فیکون الدین کلہ للہ (مشکوۃ باب الایمان)	مقداد صحابی کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ فرماتے تھے۔ زمین پر کوئی گھر مٹی یا خیمے کا نہ رہیگا۔ مگر اللہ تعالیٰ اوس میں کسی نہ کسی عزیز یا ذلیل کے ذریعہ سے اسلام کی تعلیم پہونچا دے گا۔ پھر یا تو وہ لوگ اسکی اطاعت کرکے دنیا و آخرت میں عزت پا جاوینگے۔ یا نافرمانی سے ذلیل ہوکر اس کی حکومت کے ماتحت ہو جاوینگے۔

اس حدیث کا کیا مطلب اور کیا مفہوم ہے۔ کسی حاشیہ یا شرح کا محتاج نہیں۔ صاف مذکور ہے۔ کہ قیامت تک اسلام اور قرآن سب جگہ پہنچیگا۔ یا تو وہ مذہبی طور پر اس کے پابند ہو جاویں گے۔ یا سیاسی طور پر اس کے ماتحت بن جاویں گے۔ ان دونوں صورتوں میں یکون الدین کلہ للہ صادق آئے گا۔ سیاسی طور پر ماتحت قوموں میں رنجش بھی ہوتی ہے کدورت بھی۔ جیسا ہم مشاہدہ کرتے ہیں۔ قرآن شریف کی آیت بھی ان معنے کی تائید کرتی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے لا یزالون مختلفین۔ (نسل انسانی ہمیشہ مختلف رہیں گے) سایل کے یا ان لوگوں کے جو ایسا کہتے ہیں۔ غالباً

گلزار احمدی - یعنی معارج النبوت شریف کا پنجابی میں نظم دلچسپ دلپسند طرز پر تین جلدیں ہوا عظان شیریں زبان اور عاشقان ... کیلئے نایاب تحفہ ہر سہ جلد کی قیمت للعہ رعایتی ہے منیجر

اس لفظ (لیکون الدین کلہ للہ) سے غلطی کھائی ہے وہ سمجھے ہیں کہ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ سب لوگ مسلمان ہوجائیں گے مگر اصل مقام دیکھنے سے اس کے معنے حل ہوجاتے ہیں۔ کہ اس سے مراد مذہبی اطاعت نہیں۔ بلکہ مذہبی اور سیاسی دونوں کو شامل ہے جس کی تفصیل اوپر گذری

اس اپنے احمدی (مرزائی) دوست سے پوچھئے۔ کہ آپکے پیشوا مرزا صاحب نے جو بتلایا تھا۔ وہ پورا ہوا؟ کیا بتلایا تھا۔ غور سے سنئے۔

"چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے۔ اور آپ خاتم الانبیا ہیں۔ اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا۔ کہ وحدت اقوامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے۔ کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی۔ یعنے شبہ گذرتا تھا۔ کہ آپ کا زمانہ وہیں تک ختم ہو گیا کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا۔ وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا۔ اس لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں۔ اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں۔ زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈالدی۔ جو قرب قیامت کا زمانہ ہے اور اس تکمیل کے لئے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا۔ جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے۔ اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے۔

پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جبتک کہ وہ پیدا نہ ہولے کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اسی کی طرف یہ آیۃ اشارہ کرتی ہے اور وہ یہ ہے۔ ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ۔ یعنے خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اوسکو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کردے یعنے ایک عالمگیر غلبہ اوسکو عطا کرے۔ اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا۔ اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیشگوئی میں کچھ تخلف ہو۔ اس لئے اس آیۃ کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے۔ جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئیگا"

(چشمۂ رحمت صہ۸۲)

اہلحدیث۔ یہ کتاب مرزا صاحب کی آخری تصنیف ہے۔ اس لئے ان خیالات اور مضامین کی نسبت یہ کہنا صحیح نہ ہوگا۔ کہ یہ اونکی سادگی کے زمانہ کے ہیں جب براہین احمدیہ کی نسبت مرزا صاحب نے خود کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو رسالہ اعجاز احمدی صـ) اب سوال یہ ہے۔ کہ یہ خیالات پورے ہوگئے ہیں؟ یہ دنیا ایک ہی مذہب پر آگئی ہے۔ تمام مذاہب پر اسلام کو کامل غلبہ حاصل ہوگیا؟ ان سب سوالات کا جواب اگر اثبات میں ہے تو مبارک ہے۔ یہ زمانہ جس میں تمام دنیا نے مذہب اسلام قبول کر لیا اور اگر ان کا جواب نفی میں ہے۔ تو ایک بڑا ضروری سوال یہ ہے۔ کہ "کیا مسیح موعود دنیا میں آیا؟" قاعدہ کلیہ "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے" صحیح ہے۔ تو اس کا جواب بھی نفی ہی میں ملیگا۔ کہ "ہنوز نہیں آیا" اگر آیا ہوتا تو یہ حالت کیوں ہوتی ہم نے سہ

کوئی میرے دل سے پوچھے ترے تیر نیم کش کو
یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

دوسرا سوال۔

"مہدی علیہ السلام کی بابت حدیثات اقوال میں اسقدر اختلاف۔ کہ صحیح طور سے نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کون اور کس ملک و قوم کے ہونگے۔ اور کب ہونگے۔ اس لئے مرزا صاحب کے دعاوی کی تردید مشکل ہے نیز عیسے علیہ السلام کی بابت بھی یہی ہے" جواب مع مستند حوالہ جات کے ہوں۔ (سید سکندر شاہ از جرا)

جواب۔ اختلاف فروع میں ہے۔ اصول روایت میں نہیں۔ اصول بلکہ اصل الاصول یہ ہے۔ کہ امام مہدی اولاد فاطمہ (رضی اللہ عنہا) سے ہونگے۔ نیز فرمایا۔ یواطئ اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی۔ اوسکا نام میرے نام سے ملتا ہوگا۔ اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام سے۔ یعنے اسکو محمد بن عبداللہ مہدی کہیں گے۔ (ترمذی)

یہ الفاظ ایسے شخص کی تکذیب کے لئے کافی ہیں جن پر یہ الفاظ صادق نہ آئیں۔ یعنے جو محمد بن عبداللہ نہ ہو۔ اور مہدی کا دعوے کرے۔

آہ! مرزا صاحب کے دعوے کی تصدیق یا تکذیب بھی ہنوز کسی بحث کی محتاج ہے؟ حالانکہ اس ساری بحث کا خاتمہ کسی اہل دل نے ایک رباعی میں کر دیا ہے۔ جو یہ ہے سہ

گفت مرزا مرگ ثناء اللہ را
میرد اول ہر کہ ملعون خدا است
خود روانہ شد بسوئے نیستی
بود ..... ولیکن گفت راست

(اشتہار مرزا ۱۵۔ اپریل ۰۷ء)

جنگ فرنگ کا اثر مذہبی اخبارات اور مذاق زمانہ پر اور اس کا علاج

باسمہ سبحانہ

(خاص اخبار اہلحدیث کے لئے)

مَاذَا عَلٰی مَنْ شَمَّ تُرْبَۃَ اَحْمَدَ
اَنْ لَّا یَشُمَّ مَدَی الزَّمَانِ غَوَالِیَا

برادر مکرم مولانا صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ جب سے جنگ فرنگ کے تیر و تفنگ چھوٹنے لگے تب سے اخبار نویسوں کے حوصلے بھی ٹوٹنے لگے۔ کاغذ کی گرانی کی شکایت جو اکثر اخبار نویسوں نے کی ہے۔ اور اس کے اثر سے کسی نے تو حجم میں کمی کردی اور کسی نے قیمت بڑھادی۔ آپ نے

ahmadimuslim.de

بھی ان کی رسم پر اپنے ناظرین سے دریافت کیا ہے۔ کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ اس کے جواب میں آپ کے ناظرین جو کچھ بھی درخواست کر سکتے ہوں۔ آپ کو اس سے اطلاع دیں۔ یہ ان کا فرض ہے خاکسار اس امر میں زیادہ نہیں لکھنا چاہتا۔ ہاں اتنا کہتا ہوں: ہر دا کہ تو مے آئی من ارزاں مے شناسم؛ سچے دل سے کہتا ہوں۔ کہ اخبار اہلحدیث اس عوض میں کہ اس کا نام اہلحدیث ہے۔ اور آپ کے ہاتھوں سے ہو کر آتا ہے۔ جس قیمت پر جس حجم میں اور جتنی مدت میں آوے۔ مجھے مفت معلوم ہوگا ؎

جادے چند دادم جاں خریدم
بحمد اللہ عجب ارزاں خریدم

لیکن خاکسار کے خیال میں جو بات آجکل اخبار نویسوں کے لئے جانفرسا ہو رہی ہے۔ وہ یہ ہے انقلاب ایام سے ناظرین کے مذاق میں بھی انقلاب آگیا ہے۔ جن مضامین اور خبروں کا انکو شوق ہے انکی طرف سے صرف اخبار نویس ہی تنگ نہیں بلکہ ان کے کراماً کاتبین بھی خاموش ہیں (عذراً اگر نذراً) ناچار دفتر کھلا رکھنے اور اخبار کے جاری رکھنے کے لئے وقت پر کچھ کچھ لکھکر اخبار روانہ کر دیا جاتا ہے۔ لیکن چونکہ آجکل زمانہ کا مذاق مرغوب طبع کشیدہ کا شائق ہے۔ اور سادہ ماحضر پر قناعت مشکل ہے۔ اس لئے مسودات سب سیاہی کی لکیریں معلوم ہوتی ہیں۔

خاکسار کے نزدیک بہتر تدبیر جو ناظرین کی توجہ کو اخبار کی طرف کھینچ لاوے۔ اور انکو دوسروں تک پہنچانے میں ابھارے یہ ہے کہ لائق اخبار نویس مضامین میں جدت پیدا کریں۔ اور اپنے زور قلم اور سحر بیانی سے لوگوں کو اپنا شیدا بنائیں۔ ؎

کسی کی آنکھ میں جادو تری زبان میں ہے
اثر بھلائی کا پیارے ترے بیان میں ہے

گذشتہ رات اسی امر میں سوچتے سوچتے یہ سوجھی کہ جیسے قادیانی لٹریچر میں الہام کہنا چاہئے کہ اخبار اہلحدیث کے ساتھ ہر اشاعت میں کم از کم ایک دو ورق تاریخ نبوی و تاریخ صحابہ کا سلسلہ بطور ضمیمہ نکالا کرے۔ اس زمانہ کو موجودہ مذاق سے مناسبت بھی ہے اور مضمون نویسی کے لئے دین و دنیا ہر دو میں اس کا میدان بھی وسیع ہے۔ اس دو ورق پر اخبار کی قیمت میں اضافہ کیا جاوے۔ آپ کہیں گے کہ حساب تو وہی رہا کہ قیمت بڑھی تو کاغذ بھی بڑھا۔ اس کے جواب میں معروض ہے۔ کہ اول تو میری یہ تجویز آپکی دریافت کردہ تجویز کے علاوہ ہے۔ دوم یہ کہ آپ سابق حجم ہی میں ایک دو ورق مقرر کر سکتے ہیں۔ اس کے نمبر صفحات بالکل الگ ہیں۔ تاکہ اختتام پر خریدار اسکی علیحدہ جلد کرا سکیں اس تجویز سے امید ہے کہ خریداروں کی تعداد بھی بڑھ جاویگی۔ جو آپ کی دلی مراد ہے۔ اور اخبار کی قیمت بھی زیادہ ہو جاویگی جو نیز ہم چاہتے ہیں۔ اور دوسرے اخبار والوں نے کیا بھی ہے۔

اب صرف ایک سوال اور باقی ہے کہ سلسلہ جاری رکھنے کے لئے ضرور ہے کہ اس تاریخ کا مصنف کوئی خاص شخص مقرر ہو۔ جس کے پاس عربی تاریخ کا ذخیرہ بھی ہو۔ اور مغربی تواریخ پر بھی نظر رکھتا ہو۔ کیونکہ مغربی مصنفین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات میں عمداً یا سہواً کسی قسم کی لغزشیں بھی کھائی ہیں۔ اور لوگوں کو مغالطے بھی دیئے ہیں۔ سو اس کا جواب اگرچہ ناظرین کی رائے پر موقوف ہے۔ لیکن دوم لقد اس تجویز کے ساتھ یہ بھی جتا سکتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ آپکو ایسا شخص بھی دیدے گا۔ جو دفتر اہلحدیث کے اس بار گراں کو ہلکا سمجھے گا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر اس اپنے خدمت کو یادگار چھوڑ جانا اپنی سعادت جانے گا۔ گو اسے کتابی و اکتسابی علم کم ہے۔ مگر بقول سابق[1] فخر اہلحدیث مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی شاید اسے علم لدنی ہی ہے۔

میرا سینہ اس وقت سرور سے پر ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات طیبہ کی پاک خوشبو آپ کے عاشقین تک پہنچانے کے لئے ہمہ تن ہے۔ لہذا ناظرین ضرور بہت جلد اپنی اپنی رائے سے خاکسار کو اور مولانا نیر اسلام کو اطلاع دیں۔ تاکہ دوسرے نمبر میں صبح صادق کی روشنی یعنی تاریخ نبوی کی تمہید جو اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِہَا قَدْ بَیَّنَّا لَکُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ (الحدید) کی تفسیر ہوگی، شب توہمات کی ظلمت کو دور کرکے آپکو آفتاب عالمتاب یعنی

جلوۂ محمدی

کی امیدیں دلائے۔ (وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ)

تاریخ نبوی کے دو ورقے یا چار ورقے (غرض جسقدر مقرر ہو) کی قیمت کا مقرر کرنا مولانا صاحب کا کام ہے۔ میرے خیال میں اگر دو ورقہ مقرر ہو۔ تو مبلغ ایک روپیہ سالانہ زیادہ ہونا چاہئے۔ امید ہے کہ ناظرین کو بھی گراں نہ گذرے گا۔ اور مولانا صاحب کا بھی نقصان جو گرانی کاغذ کی وجہ سے ان کو اٹھانا پڑتا ہے۔ پورا ہو جائیگا۔ اور اگر چار ورقہ ہو۔ تو عہ (ڈیڑھ روپیہ سالانہ) اضافہ ہو۔

میں نے اپنی تجویز کو ہر پہلو سے سوچا اور جانچا ہے۔ ٹھیک معلوم ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ انسان ہوکر غلطی سے مبرا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ناظرین کی آراء زرین کا بھی طالب ہوں

اگر برادر مکرم اس تجویز کی تائید میں ہوں۔ تو قلم فرسائی سے دریغ نہ کریں۔ اور نہ ناظرین کی رائے پر چھوڑ دیں جس نے خود اس بوجھ کو اٹھانا چاہا ہے۔ وہ بقاعدہ تمام بالشروع خدا کی مدد سے خود ان سے نبٹے گا۔ کیونکہ اخبار میں آپنے قوم کو برابر حقوق دیئے ہوئے ہیں۔ آپ صرف طبع کرا کر اپنے ناظرین تک وہ دو ورقہ پہنچا دیا کریں۔ اور ان کی آمدہ رقومات کو اخبار کے ساتھ ضم کر لیا کریں۔

خاکسار ابراہیم سیالکوٹی

اڈیٹر۔ تجویز معقول ہے بلکہ میری مطلوب۔ کیونکہ میں نے ایکدفعہ اس عنوان کو شروع بھی کیا تھا جسکو بوجہ دیگر مضامین کے نباہ سکا جسکی مجھے ندامت ہے۔ اس لئے آپکی تجویز پاس ہے۔ بدوں شرط (الف) تاریخ اہلحدیث جو آپکے سپرد ہے۔ اس کی تکمیل میں کمی آتے منتظمی کا اعتبار نہیں۔ مولانا شبلی مرحوم کو دیکھئے کسطرح سیرت نبوی ناتمام چھوڑ گئے رحمۃ اللہ (ب) کم از کم مجھے جتنا مسودہ دفتر میں آجائے۔ تو اشاعت شروع کیجاویگی۔ باقی طرز اشاعت پر غور کرکے احسن صورت اختیار کی جاویگی۔

میں امید کرتا ہوں۔ ناظرین میں سے کوئی بھی

[1] کیا آجکل پنشن پر ہیں۔ گو پنشن پر ہیں۔ تاہم لارڈ رابرٹ کی طرح بہت کچھ کر سکتے ہیں (اڈیٹر) [2] کسی غیر معروف مقام پر مولانا بٹالوی نے لکھا تھا۔ کہ مولوی ابراہیم کو کسی علم نہیں۔ علم لدنی ہوگا۔ مولوی صاحب سیالکوٹی اس چوٹ کا جواب دیتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ ابراہیم حلیم کو بھی غصہ اور رنج ہوتا ہے۔ شاید مذاق سے لکھا ہوگا (اڈیٹر)

یہ کہ تجویز کی مخالفت نہ کریگا۔

مَیں بھی اس تجویز کی تائید کرتا ہوں۔ مبارک کام ہے۔ اس کی مبارک ہو۔ والسلام

شیخ دین محمد سگنلر امرتسری

مَیں اس دین و دنیا کی سعادت سے بھر پور تجویز کو ... مقدس تجویز پر سید القلم سیالکوٹی صاحب کو مبارکباد دیتا ہوا عرض کرتا ہوں۔ کہ ؎

در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

خاکسار مولا بخش کشتہ امرتسری

قادیانی مشن

معجزات کی کثرت

مرزا صاحب کے مخالف تو شاکی ہیں۔ کہ آپ نے باوجود دعوے کے کوئی معجزہ یا کرامت نہیں دکھائی حالانکہ آپ بڑے بڑے دعوے کر گئے۔

مگر مرزا صاحب کے جانشین کا اس کے برخلاف یہ دعوے ہے۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے نشانات جس کثرت سے ظاہر ہوئے۔ ان کی مثال بجز آقا آپ کے مقتدا سیدنا خاتم النبیین وسید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی نبی میں ملنی ناممکن ہو۔ خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ آپ اس کی طرف سے ہیں اس قدر نشان دکھلائے۔ کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جاویں۔ تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ لیکن جن لوگوں کو سعادت سے حصہ نہیں ملا۔ وہ ایک نشان کا ظاہر ہونا بھی تسلیم نہیں کرتے۔ اور محض افتراء کے طور پر ناحق کے اعتراض پیش کر دیتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ کسی طرح خدا کا قائم کردہ سلسلہ نابود ہو جائے۔ مگر خدا چاہتا ہے۔ کہ اپنے سلسلہ کو اپنے ہاتھ سے مضبوط کرے کہ وہ کمال تک پہنچ جائے"

(الفضل ۲۰ دسمبر ۱۹۱۴ء صفحہ ... کالم ۱)

اہلحدیث۔ دنیا میں عجیب عجیب دعووں کے مدعی ہوتے ہیں۔ مگر اس قسم کا دعوےٰ بھی کبھی کسی نے نہ سنا ہوگا۔ جو مرزا صاحب قادیانی کرتے تھے اور ان کے جانشین بناتے ہیں۔ مرزا صاحب کی زندگی میں تو ہم متمنی رہے۔ کہ کاش ہم ایک ہی معجزہ مرزا صاحب کا دیکھیں۔ مگر نہ دیکھا۔ لیکن ان کے انتقال کے بعد ہم یہ سنتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کے اتنے معجزے ظاہر ہوئے ہیں۔ کہ ان سے ایک ہزار نبی کی نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ عبداللہ آتھم عیسائی والی پیشگوئی۔ آسمانی منکوحہ کے نکاح کی۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب پٹیالوی کی موت کی۔ آخر میں اس عاجز کے متعلق شرطیہ بردبازی کی۔ غرض یہ سب واقعات ہمکو بتلاتے ہیں۔ کہ الفضل کی عبارت میں بجائے لفظ (نبی) کے (متنبی) ہوتا۔ تو ہم بھی تصدیق کر سکتے۔

قادیانی اور لاہوری پارٹیوں کی حقیقت

گذشتہ ایام میں جو دونوں پارٹیوں میں نزاع رہی ہے۔ ناظرین اس سے آگاہ ہوں گے۔ درمیانی زمانہ میں کچھ وقفہ ہو گیا تھا۔ اب جو دونوں پارٹیوں کا سالانہ جلسہ سر پر آیا۔ یعنے ۲۵-۲۶-۲۷ دسمبر کو قادیان اور لاہور میں جلسہ ہونا قرار پایا۔ تو لاہوری جماعت کی طرف سے ایک مضمون اخبار "پیغام صلح" میں نکلا۔ سب احمدی آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اس لئے جو صاحب قادیان کے جلسہ پر جاویں۔ لاہور کا جلسہ بھی دیکھتے جاویں۔" اس کے جواب میں قادیان سے ایک اشتہار نکلا جس میں مشتہرین نے اس مضمون کا جواب لکھتے ہوئے کہا۔ کہ ہم تم ایک نہیں ہیں۔ کیونکہ تم جو اسلام (بغیر ذکر احمدیت یعنے بغیر رسالت مرزا کے) پیش کرتے ہو۔ یہ تمہاری خطرناک روش ہے ہم اس اسلام کو مانتے اور پھیلاتے ہیں جس میں احمدیت کا دخل ہو۔ مطلب صاف ہے کہ قادیانی جماعت کے نزدیک وہ ٹھیٹھ اسلام جو مکہ میں پیدا ہوا اور مدینہ میں پھلا پھولا۔ نجات کے لئے کافی نہیں جب تک اس میں مرزا صاحب قادیانی کی نبوت کو داخل کیا جاوے یہی معنے ہیں ؎

کوئے جاناں سے خاک لا دیں گے

اپنا کعبہ نیا بنا دیں گے

سنہ ۱۹۱۴ء کی روانگی

اور

سنہ ۱۹۱۵ء کی آمد

؎ عجب سرا ہے یہ دنیا کہ جس میں شام و سحر

کسی کا کوچ کسی کا مقام ہوتا ہے

عیسوی سنہ ۱۹۱۴ء جس کی مجالست و موانست کل شام تک ہمارے ساتھ تھی۔ اور جو دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک دفتروں۔ بینکوں۔ عدالتوں سرکاری اور غیر سرکاری کاغذوں میں جلوہ آرا تھا جس کا سکہ پیسوں۔ روپوں اور نوٹوں وغیرہ پر مروج تھا۔ آج وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہم سے رخصت ہو گیا ہے۔ سنہ مذکور کا چلا جانا اگرچہ ظاہری نظروں میں کوئی تعجب خیز معلوم نہیں ہوگا۔ کیونکہ جس طرح صبح کے بعد دوپہر اور دوپہر کے بعد شام۔ شام کے بعد رات اور رات کے بعد صبح نمودار ہوتی ہے۔ اور جس طرح آفتاب کا طلوع اور پھر زوال اور پھر غروب ایک معمولی امر نظر آتا ہے اور جس طرح چاند کا پہلی رات کو ایک چھلکے کی صورت میں دکھائی دینا۔ پھر قمر اور پھر بدر (پورا چاند) ہونا اور پھر گھٹتے گھٹتے ایک چھلکا سا ہو کر غائب ہو جانا ایک قدرتی انتظام و انقلاب کا ثبوت دیتا ہے۔ اور جس طرح ہر ایک وقت۔ ہر ایک شے اپنے سے پہلے گذرنے والے کی ناپائداری اور بے ثباتی کی دلیل ہے۔ اسی طرح سنہ مذکور کا بارہ مہینوں کے دور کاٹتے ہوئے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو جانا اس امر پر دلالت کرتا ہے۔ کہ جو کیفیت آج اس پر گذری ہے۔ یہی ہر ایک کے ساتھ پیش آنے والی ہے۔ اور سوائے حی و قیوم۔ قادر مطلق کے کسی چیز کو بھی قیام و ثبات نہیں ہے

جانے کو یونہی تو ہر ایک نے چلے جانا ہے۔ اور اپنے وقت پر (جو خدا کے علم میں مقرر ہے) نیست ہو جانا ہے خواہ وہ جاندار ہے یا بے جان۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ جانے والے کا طرز عمل کیسا رہا۔ اور اس کی ذات سے دوسروں کو (جنکو اس سے تعلق تھا) فائدہ پہنچا یا نقصان ؎

یوں تو دنیا میں سبھی آتے ہیں مرنے کے لئے
موت اُسکی ہے کرے جسکا زمانہ افسوس

دیکھو! سنہ ۴۳ء چلا گیا۔ اور دنیا کی تاریخ میں اپنی یادگار ایک بھیانک اور خونی جنگ کی صورت میں قائم کر گیا۔ یہ جنگ جسکی بارود کی خشکی۔ تلوار کی تیزی۔ اور توپوں کی آتشباری کی حدت اور سائنٹفک طرز کی لڑائی نے دنیا بھر میں ایک تہلکہ برپا کر دیا ہے۔ اور جس کے گوشت و خون سے کشتوں کے پشتے لگ گئے ہیں اور ابھی نہ جانے کیا کیا کچھ ہونے والا ہے کیونکہ سے

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائیگی

لیکن آؤ ہم ذرا تھوڑی دیر کے لئے غور و فکر کریں کہ ہم نے اس جانے والے سال میں دین کی۔ قوم کی کیا کچھ خدمت انجام دی اور ہم نے اپنے فرائض کو کہاں تک نباہا ہمیں جو اس مالک الملک نے یہ وقفہ دیا۔ ہم نے اس سے کیا نفع اٹھایا۔ اور اس وقت کی کیا قدر کی؟

ہمارے خیال میں اس عرصہ کے اندر ہم نے کوئی ایسا بڑا اہم کام انجام نہیں دیا۔ جو ہمارے لئے قابل ذکر و فخر ہو۔ تاہم اہلحدیث کانفرنس کا پشاور جیسے شہر میں منعقد ہونا اور بخیر و خوبی ختم ہونا ایک نمایاں کامیابی اور حوصلہ افزائی کا موجب ہے۔ اس کے بعد اخبار اہلحدیث کا دو ہزار کی ضمانت طلب کئے جانے پر معرض تعویق میں نظر آنا جماعت اہلحدیث کی پریشانی اور حوصلہ شکنی کا کچھ کم باعث نہ تھا۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ اس گئے گذرے زمانہ میں بھی جماعت اہلحدیث نے کمال فراخ دلی اور عالی ہمتی سے اس بات کو ثابت کر دیا۔ کہ وہ اپنی ضرورتوں اور اپنے احساس سے غافل نہیں ہے۔ اور نہ وہ دوسروں کے سامنے دست سوال دراز کر کے اپنی پست ہمتی و دون ہمتی کا منظر پیش کرنا چاہتی ہے چنانچہ اہلحدیث جماعت نے جس خندہ پیشانی اور عجلت کے ساتھ اس بڑی رقم کو مہیا کر دیا۔ وہ بلاشبہ ایک قابل تحسین امر ہے۔ اور ایسی صورت میں جبکہ اخبار کی زندگی اور موت کا سوال درپیش ہو۔ ایسی خوبی سے اس گتھی کا سلجھ جانا خدا تعالیٰ کے بے بہا احسان و فضل اور قوم کی بیداری کا بیّن ثبوت ہے۔ الحمد للہ۔

جانے والا سنہ جا چکا ہے۔ اور آج نئے سنہ ۴۴ء کا گویا

پہلا دن ہے

یا یوں سمجھو۔ کہ آغاز ہے۔ آؤ ہم اس پاک ارشاد کے مطابق کہ "دن بھر کے کام کاج اور افعال و اقوال پر رات کو سونے سے پہلے نظر ڈالو برے کاموں کو ترک کرنے اور نیک کو رواج دینے میں کوشش کرو" متوجہ ہوں۔ ہم سے جو لغزشیں صادر ہوئیں۔ انکو ترک کرنے اور آئندہ کے لئے بہترین خدمات دینی و قومی کے انجام دینے کے لئے ایک پروگرام طیار کریں۔ اور مستعد ہو کر نہ صرف پچھلی کمی کو پورا کریں۔ بلکہ آئندہ کے لئے ایک ایسی شاہراہ قائم کر دیں۔ جو ہمارے آنے والے معاملات کو منزل مقصود پر پہنچانے کے لئے بہت کچھ ممد و معاون ثابت ہو۔

سب سے پہلے جو اسوقت ہمارے پیش نظر کام ہے وہ اہلحدیث کانفرنس کا علیگڈھ میں منعقد ہونا ہے علیگڈھ علمی پہلو کے لحاظ سے ہندوستان بھر کے مسلمانوں کا ایک ممتاز مقام تصور کیا گیا ہے۔ اور علیگڈھ کالج کی کامیاب ہستی کیوجہ سے ایک قابل رشک عزت رکھتا ہے۔ ایسے مقام پر اہلحدیث کانفرنس کا ہونا اس امر کا مقتضی ہے۔ کہ قوم اپنی متفقہ طاقت اور غیر معمولی ایثار و ہمت سے کام لے۔ اپنے اخلاص اپنے افعال اور اپنے اقوال سے ایک نظیر پیدا کر دے۔ کہ اگر احیائے سنت کا کام کوئی جماعت انجام دے سکتی ہے۔ تو وہ اہلحدیث جماعت ہے۔

اور اگر ہم نے تساہل سے کام لیا۔ اور غیر معمولی دلچسپی کا اظہار نہ کیا۔ تو نہ صرف ہماری کمزوری کی علامت سمجھی جائیگی۔ بلکہ آئندہ کے لئے ہمارا عدم وجود برابر ہوگا۔ پس ضروری ہے۔ کہ جس حیثیت میں ہم نے اللہ اور اس کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی تبلیغ کا بیڑا اٹھایا ہے۔ ہم مرکز والی کانفرنس کے اجلاس کو بیش از بیش بارونق و پرشان بنانے میں کامیاب ثابت ہوں۔

یہ ہم اوپر بتلا آئے ہیں۔ کہ امسال کانفرنس کا اجلاس علیگڈھ میں ہوگا۔ جو جماعت کی قدردانی اور توجہ کا بہت کچھ مستحق ہے۔ اور اس بات کا متمنی ہے۔ کہ جہاں دو اہلحدیث بھی ہوں۔ وہاں بھی ایک حرکت پیدا کر دیں۔ جس سے بے اختیار مونہہ سے نکلے۔ کہ

چلو علیگڈھ کو

علیگڈھ میں ہم نے سیر و تفریح کے لئے نہیں جانا ہے اور نہ ہم نے اپنی لفاظیوں سے وہاں کوئی عارضی و خوش کن منظر دکھانا ہے۔ بلکہ اس سوانگی میں اور علیگڈھ کے درود میں ہماری بہت کچھ امنگیں اور امیدیں مضمر ہیں۔ قوم کی آئندہ سود و بہبود پر غور کرنا ہے۔ توحید و سنت کی اشاعت کے لئے انتظام کرنا ہے۔ علم القرآن و الحدیث کو عمدہ پیمانے پر ترویج دینے کے لئے سوچنا ہے۔ قوم کے افراد سے نفاق و شقاق کا رفع کرنا اور اتفاق و یگانگت بڑھانے کی تحریص و ترغیب دلانا ہے۔ الغرض ہر مفید سے مفید دینی و قومی کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ایک معیار مقرر کرنا ہے۔ ہر ایسے مقام پر جہاں دو اہلحدیث گھر بھی آباد ہوں۔ انجمن اہلحدیث کا قائم کرنا اور ہر انجمن کے ساتھ ایک اہلحدیث مکتب قائم کرنے کے متعلق وسائل بہم پہونچانا ہے۔ اہلحدیث کانفرنس کے ماتحت ایک ایسی درسگاہ کو قائم کرنا ہے۔ جس سے ہندوستان بھر کے طلباء دینیات میں پورے طور پر متمتع و مستفید ہو سکیں۔ اور جس طرح لوئر۔ پرائمری اور مڈل سکول۔ ہائی سکولوں سے اور ہائی سکول کالج سے وابستہ ہوتے ہیں۔ اسی طرح اہلحدیثوں کی جملہ انجمنوں کو اہلحدیث کانفرنس سے اور تمام اہلحدیث مکتبوں کو اعلیٰ اہلحدیث درسگاہ سے ملحق و منسلک کرنا ہے۔ وغیرہ وغیرہ

پس ہمارے بزرگ۔ بھائی اور عزیز کمربستہ ہو جائیں اور اپنے علم۔ دولت۔ وقت۔ تقریر۔ ایثار و ہمت سے ایک خوشگوار تغیر پیدا کر کے دکھا دیں۔ تاکہ ایک دفعہ پھر کونے کونے سے یہ آواز آجائے۔

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

قادیانی مذاکرہ علمیہ

(از جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

اخبار گوہر بار ممیز طیب و خبیث موسومہ اہلحدیث مجریہ ۴ دسمبر ۱۹۱۴ء میں بذیل قادیان مشن بعنوان "مذاکرہ علمیہ بابت آیت قرآنی" آیت سورہ انبیاء وَحَرَامٌ عَلَىٰ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا الآیہ کی ترکیب نحوی کرکے آپ نے اس ترجمہ کی تغلیط کی ہے۔ جو قادیانی ترجمہ میں مشہور و دائر ہے۔ اور قادیانی جماعت کو توجہ دلائی ہے۔ کہ اس آیت سے ان کا یہ استدلال کرنا کہ جو مر چکا ہے وہ دوسری دفعہ دنیا پر نہیں آسکتا۔ درست نہیں ہے۔ بلکہ بطریق علم میزان محض ہے۔ [illegible] میں رجوع کریں۔

مولانا! یہ تو علمی سوال ہے۔ اور اس جماعت کی علمی استعداد معلوم۔ قرآن شریف کی کسی آیت کا مطلب قواعد عربیہ کے خلاف بیان کرنا تو اس جماعت کا عام معمول بلکہ اسی امر پر ان کے مذہب کی بنا ہے۔ غضب تو یہ ہے کہ یہ جماعت خود ساختہ عبارت کو بھی قرآن شریف کی آیت قرار دے لیتی ہے۔ یا کلمات قرآن کو مختلف مواضع سے لیکر اور ایک جگہ جمع کرکے آیت کہہ لیتی ہے حالانکہ قرآن شریف وجودات [illegible] سے موجود ہے۔ مثال کے لئے لاہوری پیغام صلح کے وہ الفاظ پیش کئے جاتے ہیں۔ جو کہ اخبار اہلحدیث مجریہ ۱۹ جون ۱۹۱۴ء میں نقل کئے ہیں۔ کہ صاحبزادہ محمود احمد صاحب کے اس حکم پر کہ ان کے مریدان خاص انجمن اشاعت اسلام لاہور میں چندہ نہ دیں۔ یہ نقص کرتے ہیں۔ کہ ان کا یہ حکم بالکل خلاف شرع ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کا یہ کھلا ارشاد ہے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اے مومنو! اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ اور اشاعت اسلام سے زیادہ اور کوئی نیک اور عمدہ اللہ کی راہ نہیں۔" انتہی۔

خاکسار نے قرآن شریف میں اس آیت کو نہیں پایا۔ باوجودیکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے نعمت حفظ قرآن سے بھی بہرہ ور ہے۔ اور بعض دیگر جلیل القدر حفاظ سے بھی دریافت کیا۔ کوئی اس آیت کا پتہ نہیں بتاتا۔ کیا آپ اڈیٹر پیغام صلح سے اس آیت کا پتہ دریافت کر دیں گے؟ دیدہ باید۔

مجھے خیال ہے کہ آپ اڈیٹر پیغام صلح کی طرف سے یہ عذر کر دیں گے۔ کہ وہ بیچارہ نہ حافظ ہے نہ عالم۔ اس سے ایسی غلطی ہونی ممکن ہے۔ لیکن میں آپکو ان کے ایک بڑے عالم و فاضل اور بخیال خود افضل مولوی صاحب کی بات بتاؤں کہ انہوں نے بھی ایک دفعہ مجھ سے گفتگو کرتے کرتے یہ سنا دیا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ۔ اور ترجمہ کیا۔ اے مومنو۔ خدا سے ڈرو تو خدا تمکو علم دیگا۔" حمائل خاکسار کے جیب میں تھی جھٹ مولوی صاحب کے سامنے رکھدی۔ اور کہا۔ کہ حضرت قرآن مجید میں سے یہ آیت نکال دیجئے۔ مولوی صاحب بہت دیر تک ورق گردانی کرتے رہے۔ لیکن نکال نہ سکے۔ وہ مولوی صاحب مولوی مبارک علی سیالکوٹی ہیں۔ اس کی نسبت بھی شاید آپ یہ کہدیں کہ زبانی مناظروں میں ایسا ہو جایا کرتا ہے۔ اس لئے میں آپکو ان کی جماعت کے ایک بڑے مصنف مرزا خدا بخش صاحب کی کتاب موسومہ عسل مصفے کا پتہ بھی لکھتا ہوں۔ کہ اس میں کیا کیا کھوٹ ملایا ہے۔ اور چالاکی بنائی ہے۔

سنن دار قطنی کی روایت کسوف و خسوف نقل کرکے اس کے ترجمہ میں لکھتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حالانکہ یہ روایت نہ مرفوع ہے نہ موقوف علی الصحابی بھی نہیں۔ بلکہ قول تابعی ہے۔ اور وہ بھی بسند صحیح ثابت نہیں۔ اسی طرح عسل مصفے میں متعدد حوالجات میں ایسا ہی کیا ہے۔ اصل کتاب کی عبارت کو کاٹ چھانٹ کر اپنا مطلب نکالا ہے یا تحریف معنوی سے کام لیا ہے۔ اسپر بھی خاکسار کو خیال آتا ہے۔ کہ آپ کہدیں گے۔ کہ مرزا خدا بخش صاحب بھی گو وہ اپنی جماعت میں عالم سمجھے جاتے ہوں۔ لیکن دراصل عالم نہیں ہیں اور وہ بحکم نقل راجع عقل۔

اس لئے بمصداق کل الصید فی جوف الفرا ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں۔ خود آنجناب مرزا صاحب آنجہانی کے بعض حوالجات نقل کرتا ہوں۔ جو انہوں نے بحیثیت مجددی و بدعوے مسیحیت و مہدیت دئے ہیں۔ آپ اپنے آئینہ وساوس میں متعدد مقامات پر لکھتے ہیں۔ اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ۔ مرزا صاحب کی یہ آیت بھی قرآن مجید محفوظ و مکتوب میں اس ترتیب میں نہیں ملتی۔ اس کے متعلق زلت قلم یا سہو کاتب کا عذر نہیں ہو سکتا کیونکہ مرزا صاحب نے اس کی واو کو تفسیری قرار دیکر اس سے اپنے مدعا پر دلیل قائم کی ہے۔ مرزا صاحب کا یہ سلوک کتاب اللہ ہی سے نہیں۔ بلکہ کتاب الرسول سے بھی یہی سلوک ہے۔ چنانچہ حدیث صحیح بخاری كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ کو اپنے ازالہ اوہام میں نقل کرتے وقت اس کے دو ٹکڑے کرتے ہیں۔ اور دوسرے ٹکڑے کے ساتھ الفاظ بل هو زیادہ کرکے بل هو امامكم منكم لکھتے ہیں جس سے ان کا مطلب آسانی نکل سکتا ہے۔ کہ مسیح ابن مریم بنی اسرائیل کا نبی نازل نہیں ہوگا۔ بلکہ اس امت مرحومہ سے ایک امام ہوگا جس کی صفت مسیح ابن مریم ہوگی۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ جب تک اس حدیث میں بل هو کے الفاظ زیادہ نہ کئے جاویں مرزا صاحب مسیح نہیں بن سکتے۔ اب نتیجہ بالکل صاف ہے۔ کہ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیبات میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔ اس لئے مرزا صاحب مسیح موعود بھی نہیں ہیں۔"

لطیفہ: پیغام صلح اور مولوی مبارک علی صاحب اور خود مرزا صاحب نے جو جو آیتیں پیش کی ہیں ان کے پہلے یا ایها الذین آمنوا لکھا ہے۔ اس سے خیال گذرتا ہے۔ کہ قرآن دانی میں قادیانیوں کا مبلغ علم صرف اسی قدر ہے۔ کہ جس نیک عبارت کے ساتھ یا ایها الذین آمنوا لگا لیا جاوے۔ وہ قرآن مجید کی آیت بن سکتی ہے۔ اگرچہ قرآن مجید میں موجود بھی نہ ہو۔ اور حفاظ کو یاد بھی نہ ہو۔ سبحان اللہ هذا بهتان عظيم۔ اس سے زیادہ عجیب تو یہ ہے کہ مرزا صاحب اپنے ازالہ اوہام میں قرآن مجید کے ایک ایسے نسخے کا پتہ دیتے ہیں۔ جو انکو کشف میں دکھایا گیا۔ اور اس میں انا انزلناه قريبا من القاديان

لکھا ہے۔ اگرچہ اس قرآن شریف میں جو بوساطت خاتم الرسل ہمارے پاس موجود اور ہمکو محفوظ ہے۔ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر لکھا ہے۔

اسی طرح کے اور بہت سے حوالے بھی ہیں۔ جو قادیانی لٹریچر کے شائقوں کے لئے ہم دوسرے وقت میں دکھ سکتے ہیں۔ لیکن اس وقت اسی پر بس کرتے ہیں ؏

بپایاں رفت ایں دفتر حکایت ہمچناں باقی
بصد دفتر نشاید گفت حسب الحال مشتاقی

(سیالکوٹ)

اڈیٹر۔ گو یہی مثالیں کافی ہیں۔ مگر ایک مثال میں بھی اضافہ کرتا ہوں۔ جو پیغام پارٹی کے امیر قوم مولوی محمد علی صاحب (اڈیٹر ریویو آف ریلیجنز) کے قلم سے نکلی ہوئی ہے۔ آپنے ریویو بابت فروری ۱۹۱۱ء میں آیت لکھی ہے۔ یا ایھا الذین آمنوا انا خلقنا کم من ذکر و انثی۔ اور ترجمہ بھی اسی کے مطابق کیا ہے حالانکہ یا ایھا الناس ہے۔ مگر اس سے کیا ہوتا ہے بھول چوک سہو بھی ہو جاتی ہے۔

لطیفہ۔ کہ ایک دفعہ مرزا صاحب کے عربی الہام میں غلطی تھی۔ تو اعتراض ہوئے پر آپنے فرمایا۔ ہاں علم نحو کے قاعدے سے تو غلط ہے۔ مگر خدا قادر ہے جس طرح چاہے بولے۔ وہ ہمارے مصنوعی قواعد کا پابند نہیں۔ وہ چاہے ہاتھی کو ہتھنی کہے یا ہتھنی کو ہاتھی (منقول)

سنیت رفع الیدین

تعمیل ارشاد ثنائی

(از مولوی عبد الحمید صاحب از حیدرآباد دکن)

قاریان کرام اس عنوان پر متحیر نہ ہوں۔ بلکہ مہربانی فرماکر ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۳۲ھ کا اخبار اہلحدیث صفحہ ۶ کالم اول ملاحظہ فرماویں۔ تو واضح ہوگا کہ عالیجناب شیر اسلام مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالی (متع اللہ المسلمین بطول حیاتہ وضاعف ثوابہ بجمیلہ وحسناتہ) اڈیٹر اہلحدیث نے ناظرین والا تمکین کی فرمائش پر مجھ ہیچمدان کے سپرد فرمایا ہے کہ میں اہلحدیث کے مذہب کے متعلق آمین کی طرح سے دوسرے مسائل پر بھی مضامین لکھوں۔ اس لئے تعمیل ارشاد ثنائی اس مضمون کا عنوان قائم کیا گیا۔ اور آئندہ بھی اسی عنوان سے مذہب اہلحدیث کے مسائل انشاء اللہ تعالےٰ بیان ہونگے۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

معزز ناظرین اگر ذرا تکلیف فرماکے سنہ ماسبق کے اہلحدیث اخبار کی فائل ملاحظہ فرمائیں گے تو واضح ہوگا کہ مخزن ثنائی مسکے بابت ماہ جنوری ۱۹۱۴ء کے صفحہ ۲ کالم ۲ میں کمترین کا مضمون "قراۃ خلف الامام" شایع ہو چکا ہے۔ لہذا ہمارے ناظرین یاد رکھیں۔ کہ اب فاتحہ خلف الامام اور آمین بالجہر کو چھوڑ کر دوسرے مضامین جب فرصت اپنی بساط کے موافق انشاء اللہ لکھتا رہونگا ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم۔

رفع یدین

واضح ہو کہ رفع الیدین سنت غیر مؤکدہ ہے۔ اور رفع کی احادیث صحیح کثیر اور مشہور ہیں۔ اور عدم رفع کی ضعیف اور قلیل ہیں۔ جیسا کہ ناظرین کرام کو اس مضمون کے ملاحظہ سے بخوبی معلوم ہو جاویگا۔

احادیث رفع

(۱) صحیح بخاری میں (مندرجہ ذیل حدیث اور دو طرق سے کسی قدر لفظی اختلاف کے ساتھ مگر ہم معنی روایت کی گئی ہے)

عن ابن عمرؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدیہ حذو منکبیہ اذا افتتح الصلوٰۃ واذا کبر للرکوع واذا رفع راسہ من الرکوع رفعہما کذلک ایضا وقال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد وکان لا یفعل ذلک فی السجود۔

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرنے کے لئے تکبیر کہتے۔ تو اپنے ہاتھ مونڈھوں کے برابر اٹھاتے۔ اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے۔ تو اسی طرح اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے۔ اور فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد اور سجدوں میں آپ ایسا نہ کرتے تھے۔ (یعنے دونوں سجدوں کے درمیان آپ رفع یدین نہ کرتے تھے)

(۲) کتاب مذکورہ میں ہے۔

عن نافع ان ابن عمرؓ کان اذا دخل فی الصلوٰۃ کبر و رفع یدیہ واذا رکع رفع یدیہ واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ رفع یدیہ واذا قام من الرکعتین رفع یدیہ و رفع ذلک ابن عمرؓ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت نافع راوی ہیں۔ کہ عبد اللہ بن عمرؓ جب نماز شروع کرتے۔ تو تکبیر کہتے۔ اور اپنے ہاتھ اٹھاتے۔ اور جب رکوع کرتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے۔ اور دو رکعت پڑھکر کھڑے ہوتے۔ تو اپنے ہاتھ اٹھاتے اور عبد اللہ بن عمرؓ نے اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کیا۔ (یعنے یہ کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح نماز پڑھی)

(۳) صحیح مسلم میں ہے۔

عن ابن عمرؓ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ وقبل ان یرکع واذا رفع راسہ من الرکوع ولا یرفعہما بین السجدتین

حضرت ابن عمرؓ ناقل ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ جب آپنے نماز شروع کی۔ تو آپ نے مونڈھوں کے برابر اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے۔ اور رکوع کرنے سے قبل اور بعد بھی رفع یدین کی۔ اور سجدوں کے درمیان ہاتھ نہ اٹھائے۔

(۴) سنن ابی داؤد میں (یہ حدیث اور تین طرق سے کسی قدر الفاظ مختلفہ کے ساتھ مگر ہم معنی روایت کی گئی ہے)

عن سالم عن ابیہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استفتح الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ واذا اراد ان یرکع وبعد ما یرفع راسہ من الرکوع

سالم اپنے باپ (عبد اللہ بن عمرؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ کہ جب آپ نماز شروع کرتے اور جب رکوع میں جانے کا ارادہ فرماتے اور جب رکوع کر چکے بعد سر اٹھاتے تو اپنے ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر بلند فرماتے۔

ahmadimuslim.de

(۵) کتاب مذکورہ میں ہے۔

عن ابن عمرؓ قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا قام فی الرکعتین کبر و رفع یدیہ

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں۔ کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑھکر کھڑے ہوتے۔ تو تکبیر کہکر ہاتھ اٹھاتے۔

(۶) جامع ترمذی میں ہے۔

عن سالم عن ابیہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوٰۃ یرفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ واذا رکع واذا رفع رأسہ من الرکوع قال ابو عیسےٰ حدیث ابن عمرؓ حدیث حسن صحیح۔

سالم اپنے والد (عبداللہ بن عمرؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپنے نماز شروع کی۔ اور جب رکوع کیا۔ اور جب رکوع سے سر اٹھایا مونڈھوں تک اپنے ہاتھوں کو اٹھایا۔ (امام ترمذی نے کہا۔ یہ حدیث عبداللہ بن عمر کی حسن صحیح ہے۔

(۷) سنن نسائی میں (یہ حدیث اور ۶ طرق سے کسی قدر تغیر لفظی کے ساتھ مگر ہم معنی روایت کیگئی) ہے

عن ابن عمرؓ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی تکونا حذو منکبیہ ثم یکبر قال وکان یفعل ذلک حین یکبر للرکوع ویفعل ذلک حین رفع رأسہ من الرکوع ویقول سمع اللہ لمن حمدہ ولا یفعل ذلک فی السجود۔

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے۔ اونہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ جب آپ نماز شروع کرتے۔ تو اپنے دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر اٹھاتے۔ پھر تکبیر کہتے۔ (حضرت ابن عمرؓ نے کہا۔ کہ) جب آپ رکوع (میں جانے) کے لئے تکبیر کہتے۔ تب بھی رفع یدین کرتے۔ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے۔ تو بھی رفع یدین کرتے۔ اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے۔ مگر سجدوں کے درمیان رفع یدین نہ کرتے۔

(۸) سنن ابن ماجہ میں ہے۔

عن ابن عمرؓ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یحاذی بمنکبیہ واذا رکع واذا رفع رأسہ من الرکوع ولا یرفع بین السجدتین

حضرت ابن عمرؓ راوی ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو مونڈھوں تک ہاتھ اٹھاتے۔ مگر دونوں سجدوں کے درمیان ہاتھوں کو نہ اٹھاتے۔

(۹) موطا امام مالک میں ہے۔

عن عبد اللہ بن عمرؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ حذو منکبیہ واذا رفع رأسہ من الرکوع رفعہما کذلک ایضا وقال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد وکان لا یفعل ذلک فی السجود

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے۔ تو دونوں ہاتھ مونڈھوں کے برابر اٹھاتے تھے۔ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے تب بھی دونوں ہاتھوں کو اسی طرح اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہتے۔ مگر سجدوں کے درمیان اور سجدہ میں جاتے وقت ہاتھ نہ اٹھاتے۔

(۱۰) سنن دارمی میں ہے۔

سالم اپنے باپ (عبداللہ بن عمرؓ) سے نقل کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے۔ تو تکبیر کہتے تھے۔ اور ہاتھ اپنے مونڈھوں تک اٹھاتے تھے۔ اور جب رکوع کرتے تھے۔ تو تکبیر کہتے تھے۔ اور اپنے ہاتھ کو اٹھاتے تھے۔ اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تھے۔ تو بھی اسی طرح کرتے تھے۔ اور دونوں سجدے یاد کہا کہ، سجدوں کے درمیان میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

(۱۱) جزء رفع یدین مصنفہ امام بخاریؒ میں (یہ حدیث اور دس طرق سے کسی قدر لفظی اختلاف کے ساتھ ہم معنے روایت کی گئی) ہے۔

عن سالم عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ اذا استفتح واذا رکع رفع یدیہ واذا رفع رأسہ من الرکوع

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ اونہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز) شروع کرتے تھے۔ تو رفع یدین کرتے تھے۔ اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی رفع یدین کرتے تھے۔

(ناظرین کرام پر واضح ہو گیا ہوگا۔ کہ مرفوعہ بالا حدیث کو عبداللہ بن عمرؓ سے ۲۲ طریقوں سے (اعاظم محدثین مثلاً امام بخاریؒ۔ مسلمؒ۔ ابو داؤدؒ۔ ترمذیؒ۔ نسائیؒ ابن ماجہؒ۔ امام مالکؒ۔ دارمیؒ نے روایت کیا ہے) (۱) صحیح بخاری میں (اور صحیح مسلم۔ سنن ابی داؤد جامع ترمذی۔ نسائی (۷ طرق) سنن ابن ماجہ۔ دارمی اور جزء رفع یدین (۱۰ طرق) میں کسی قدر لفظی اختلاف کے ساتھ مگر ہم معنے روایت) ہے

عن ابی قلابۃ انہ رأی مالک بن الحویرث اذا صلی کبر و رفع یدیہ واذا اراد ان یرکع رفع یدیہ واذا رفع رأسہ من الرکوع رفع یدیہ وحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنع ھکذا

ابو قلابہ ناقل ہیں۔ کہ میں نے مالک بن حویرث کو دیکھا جب اونہوں نے نماز (شروع) کی۔ تو تکبیر کہی۔ اور رفع یدین کی اور جب رکوع کرنے کا ارادہ کیا۔ تب بھی رفع یدین کی۔ اور جب رکوع سے سر اٹھایا تب بھی رفع یدین کی۔ اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔

ناظرین نے دیکھ لیا کہ یہ حدیث بھی اصحاب صحاح ستہ وغیرہ سے ۱۴ طرق سے مروی ہے۔

(۱۲) صحیح مسلم میں ہے۔

عن وائل بن حجر انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدیہ حین دخل فی الصلوٰۃ ثم التحف بثوبہ ثم وضع یدہ الیمنی علی الیسرے فلما اراد ان یرکع اخرج یدیہ من الثوب ثم رفعہما وکبر فرکع فلما قال سمع اللہ لمن حمدہ رفع یدیہ فلما سجد سجد بین کفیہ

وائل بن حجر روایت کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نے نماز شروع کی۔ تو اپنے ہاتھوں کو اٹھایا۔ (اور) تکبیر کہی۔ پھر اپنے ہاتھ کپڑے میں ڈھانک کر بائیں ہاتھ پر سیدھا ہاتھ رکھا اور جب آپ نے رکوع (میں جانے) کا ارادہ فرمایا۔ تو کپڑے سے ہاتھوں کو (باہر) نکالا پھر رفع یدین کر کے تکبیر کہی اور رکوع کیا۔ پھر جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو ہاتھوں کو اٹھایا۔ اور جب سجدہ کیا۔ تو دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سجدہ کیا۔

(۱۴) سنن ابن ماجہ میں۔ سنن ابی داؤد (۸ طرق) جامع ترمذی۔ سنن نسائی (۲ طرق) سنن دارمی۔ جزء رفع یدین (۸ طرق) سے کسی قدر لفظی اختلاف کے ساتھ بہم معنی روایت ہے۔

عن وائل بن حجر قال قلت لانظرن الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف یصلی فقام فاستقبل القبلة فرفع یدیه حتی حاذتا باذنیه فلما رکع رفعهما مثل ذلک فلما رفع راسه من الرکوع رفعهما مثل ذلک

وائل بن حجر سے روایت ہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا میں دیکھوں گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر نماز پڑھتے ہیں۔ آپ کھڑے ہوئے۔ اور قبلہ کی طرف منہ کیا۔ اور دونوں ہاتھ کانوں کے برابر اٹھائے۔ جب رکوع کیا۔ تو بھی اسی طرح دونوں ہاتھوں کو اٹھایا۔ اور جب رکوع سے سر اٹھایا۔ تو بھی اسی طرح دونوں ہاتھوں کو اٹھایا

(یہ حدیث بھی ۱۳ طرق سے مروی ہے۔ جیسا کہ ناظرین پر روشن ہو گیا ہو گا)

(۱۵) سنن نسائی میں ہے

عن علقمة ابن وائل حدثنی ابی قال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرایته یرفع یدیه اذا افتتح الصلوة واذا رکع واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ هکذا واشار قیس الی نحو الاذنین

علقمہ ابن وائل کہتے ہیں۔ مجھ سے میرے باپ نے کہا۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔ تو میں نے آپ کو دیکھا کہ جب آپ نے نماز شروع کی اور جب رکوع کیا۔ اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا۔ تو اس طرح (اور قیس نے جو راوی ہیں اس حدیث کے دونوں کانوں تک اشارہ کیا) آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا

(۱۶) سنن ابی داؤد میں (اور اسی کے قریب ترمذی اور ابن ماجہ اور جزء رفع یدین میں دو طرق سے روایت) ہے

عن علی بن ابی طالب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انه کان اذا قام الی الصلوة المکتوبة کبر ورفع یدیه حذو منکبیه ویصنع مثل ذلک اذا قضی قراءته واذا اراد ان یرکع ویصنعه واذا رفع من الرکوع ولا یرفع یدیه فی شیء من صلاته وهو قاعد واذا قام من السجدتین رفع یدیه کذلک وکبر

حضرت علی ؓ حکایت کرتے ہیں۔ کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فریضہ ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوتے۔ تو تکبیر کہتے۔ اور اپنے ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر اٹھاتے۔ اور جب قراءۃ ختم کر کے رکوع (میں جانے کا) ارادہ فرماتے۔ تو بھی ایسا ہی کرتے۔ (یعنی رفع یدین کرتے) اور جب رکوع سے (سر) اٹھاتے۔ تو پھر یہی عمل (یعنی رفع یدین) کرتے لیکن جب آپ بیٹھے ہوئے ہوتے۔ تو اپنی نماز میں کہیں ہاتھ نہ اٹھاتے (یعنی دونوں سجدوں کے درمیان رفع یدین نہ کرتے) ہاں جب دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہوتے۔ تو اسی طرح رفع یدین کرتے۔ اور تکبیر کہتے۔

(۱۷) تنویر [illegible] میں ہے۔

اخرج الحاکم عن علی ؓ ابن ابی طالب قال لما نزلت هذه الآیة علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اعطیناک الکوثر فصل لربک وانحر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما هذه النحیرة التی امرنی بها ربی قال انها لیست بنحیرة ولکنه یامرک اذا تحرمت للصلوة ان ترفع یدیک اذا کبرت واذا رفعت راسک من الرکوع فانها صلوتنا وصلوة الملائکة الذین فی السموات السبع قال النبی صلی اللہ علیه وسلم رفع الایدی من الاستکانة التی قال اللہ عز وجل فما استکانوا لربهم وما یتضرعون.

حاکم نے حضرت علی ؓ سے نقل کی ہے۔ کہ حضرت علی ؓ نے کہا جب آیۃ انا اعطیناک الکوثر فصل لربک وانحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت جبرئیل سے) پوچھا۔ کہ میرے رب نے مجھکو جس نحر کا حکم فرمایا ہے اس سے کیا مراد ہے۔ (حضرت جبرئیل نے جواب دیا) کہا اس سے قربانی مراد نہیں ہے۔ بلکہ (اس سے) اللہ تعالے نے آپکو یہ حکم فرمایا ہے۔ کہ جب آپ نماز پڑھنے کے لئے تحریمہ باندھنے کا قصد فرماویں۔ تو اپنے ہاتھوں کو اللہ اکبر کہتے وقت اٹھائیں۔ اور جب رکوع سے سر اٹھائیں (تب بھی ہاتھوں کو اٹھائیں) کیونکہ ہماری اور ساتوں آسمانوں کے فرشتوں کی (اسی طرح) نماز ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رفع یدین کرنا اس عاجزی کی صورت ہے۔ جسکو اللہ عز وجل نے (قرآن مجید میں) فرمایا ہے "پھر عاجزی نہ کی اپنے رب سے اور زاری نہ کرتے تھے"

(۱۸) سنن ابی داؤد میں (اور اسی کے مانند جامع ترمذی سنن ابن ماجہ اور جزء رفع یدین) ہے:۔

عن ابی هریرة انه قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا کبر للصلوة جعل یدیه حذو منکبیه واذا رکع فعل مثل ذلک واذا رفع للسجود فعل مثل ذلک واذا قام من الرکعتین فعل مثل ذلک

حضرت ابو ہریرہ ؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے تکبیر کہتے تھے۔ تو اپنے ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر کرتے (یعنی اٹھاتے) تھے اور جب رکوع کرتے تو (بھی) اسی طرح کرتے۔ (یعنی رفع یدین کرتے) اور جب سجدہ (میں جانے) کے لئے (رکوع سے سر) اٹھاتے۔ تو (پھر) رفع یدین کرتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہوتے۔ تو یہی عمل کرتے۔ (یعنی رفع یدین کرتے)

(۱۹) کتاب مذکورہ میں ہے:۔

ahmadimuslim.de

عن میمون المکی انہ رأی عبداللہ بن الزبیر وصلی بہم یشیر بکفیہ حین یقوم وحین یرکع وحین یسجد وحین ینہض للقیام فیقوم فیشیر بیدیہ فانطلقت الی ابن عباس فقلت انی رأیت ابن الزبیر صلی صلوٰۃ لم ار احدا یصلیہا فوصفت لہ ہذہ الاشارۃ فقال ان احببت ان تنظر الی صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقتد بصلوٰۃ عبداللہ ابن الزبیر

میمون مکی سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے عبداللہ ابن زبیر کو امامت کرتے ہوئے دیکھا (اسطرح پر کہ) جب کھڑے ہوتے۔ اور جب رکوع کرتے۔ اور جب سجدہ کرتے۔ تو اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے (یعنے رفع یدین کرتے) اور جب قیام کے لئے اٹھنے کا ارادہ کرتے اور کھڑے ہوتے۔ (یعنے دو رکعت پڑھکر) تو بھی ہاتھ کا اشارہ کرتے (یعنے جو دیکھا۔ تو بڑا تعجب ہوا۔ اور اس لئے) میں حضرت ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی کہ میں نے (عبداللہ ابن زبیر کو دیکھا اسطرح) نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ جیسا میں نے کسی کو نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پھر میں نے ان سے اس اشارہ (یعنے رفع یدین) کا ذکر کیا۔ حضرت ابن عباس رضؓ نے فرمایا۔ اگر تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھنے کی آرزو ہے۔ تو عبداللہ ابن زبیر جیسی نماز پڑھا کرو۔

(۲۰) سنن ابن ماجہ میں ہے:۔

عن انس رضؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدیہ اذا دخل فی الصلوٰۃ واذا رکع

حضرت انس رضؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے۔ اور جب رکوع کرتے تھے۔ تو رفع یدین کرتے۔

(۲۱) جزء رفع یدین میں ہے:۔

عن انس رضؓ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ عند الرکوع

حضرت انس رضؓ راوی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تھے۔ تو رفع یدین کرتے تھے

(۲۲) سنن ابن ماجہ میں ہے۔

عن ابی الزبیر ان جابر بن عبداللہ کان اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ واذا رکع واذا رفع رأسہ من الرکوع فعل مثل ذلک ویقول رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعل ذلک

ابوالزبیر کہتے ہیں جب جابر بن عبداللہ نماز شروع کرتے تھے۔ تو رفع یدین کرتے۔ اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے۔ تو (پھر) رفع یدین کرتے۔ اور کہتے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا

(۲۳) جزء رفع الیدین میں ہے۔

عن عمر رضؓ بن الخطاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعن ابی ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعن جابر رضؓ بن عبداللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعن عبید رضؓ بن عمیر عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعن ابن عباس رضؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدیہ عند الرکوع واذا رفع رأسہ

حضرات عمر رضؓ۔ ابوہریرہ رضؓ جابر رضؓ بن عبداللہ عبید رضؓ بن عمیر رضؓ (اپنے باپ سے) ابن عباس رضؓ ابوموسیٰ رضؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ جب آپ رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تھے۔ تو رفع یدین کرتے تھے۔

(۲۴) سنن ابن ماجہ (دیگر طریقہ سے) اور مسند امام احمد صحیح بخاری۔ سنن ابی داؤد و جامع ترمذی۔ سنن نسائی اور منتقی (ابن جارود) میں ہے۔

عن ابی حمید الساعدی قال سمعتہ وھو فی عشرۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدھم ابوقتادہ بن ربعی قال انا اعلمکم بصلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قام الی الصلوٰۃ اعتدل قائما ورفع یدیہ حتی یحاذی بہما منکبیہ ثم قال اللہ اکبر واذا اراد ان یرکع رفع یدیہ حتی یحاذی بہما منکبیہ فاذا قال سمع اللہ لمن حمدہ رفع یدیہ فاعتدل فاذا قام من الثنتین کبر ورفع یدیہ حتی یحاذی بہما منکبیہ کما صنع حین افتتح الصلوٰۃ۔

ابو حمید رضؓ ساعدی سے روایت ہے۔ محمد بن عمرو بن عطا نے کہا۔ میں نے ان سے سنا اس وقت جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دس صحابیوں میں بیٹھے تھے ان میں سے ایک ابوقتادہ بھی تھے۔ غرض ابو حمید رضؓ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ آپ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے۔ اور دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ مونڈھوں کے برابر کرتے۔ پھر اللہ اکبر فرماتے۔ اور جب رکوع کا قصد کرتے۔ تو دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ مونڈھوں کے برابر کرتے۔ پھر جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ اور سیدھے کھڑے ہو جاتے۔ پھر جب دو رکعتیں پڑھکر کھڑے ہوتے۔ تو اللہ اکبر کہتے۔ اور دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ انکو مونڈھوں کے برابر کر دیتے۔ جیسے شروع نماز میں کیا تھا۔

باقی باقی

ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث

(از مولوی احمد الدین صاحب شاہجہانپوری)

حدیث ہذا میں دو امر قابل غور ہیں۔ ایک تو محل کی تشریح کہ اکذب الحدیث کا محل ظن پر حمل کو صحیح ہے مگر اس حمل میں نکتہ کیا۔ دوسرے ظن کے اکذب الحدیث ہونے کی تنقیح اور اکذبیت کی توضیح۔ حمل کی صحت کے متعلق تو بعض حضرات نے کچھ لکھا ہے جسکو ناظرین نے ملاحظہ کیا ہوگا علیحدہ پھر اسپر زور دینا مناسب نہیں ہاں اتنا عرض کرنا مناسب ہے۔ کہ جیسے حدیث مذکور میں فعل قلب کو محمول علیہ بنایا گیا۔ اور فعل جوارح کو محمول ہے۔ ایسے ہی دوسری حدیث میں اسی کا عکس عمل آیا ہے جیسا کہ حضور نے فرمایا فان الکذب ریبۃ۔ اس حدیث میں ریبہ فعل قلب ہے۔ جو کہ محمول ہے۔ مطلق

ahmadimuslim.de

جوارح کذب پر ہے۔ علیٰ ہذا غور کرنے سے اور بھی
اس قسم کی بہت سی مثالیں مل سکیں گی جس سے عمل
میں تو کوئی مناقشہ نہ رہا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس
میں سر کیا ہے۔ کہ حضور نے ایسا کہا۔ واضح رہے
کہ محمول علیہ ذات کے مرتبے میں ہوتا ہے۔ اسی واسطے
اس کا اظہر ہونا ضروری امر ہے۔ حضور پرنور نے
ظن کو محمول علیہ بنا کر اشارہ کر دیا کہ جس کو تم اجلی
واظہر کذب کی نسبت کم جانتے ہو۔ یہ تو کذب سے
بھی اخبث اور خبیث ہونے میں روشن تر ہے
جیسے کذب سے ہر فرد بشر متنفر ہے۔ علیٰ ہذا ظن
سے بدرجہ اولیٰ تنفر و گریز چاہئے۔ اور چونکہ ظن مثل دیگر
امراض اور پوشیدہ گھاکوؤں کی طرح انسان کے لئے
نہایت ہی مضر ہے۔ لہٰذا اس کو اکذب الحدیث فرمایا
اور یہ بھی ہے۔ کہ بدگمانی نفاق یا نفاق کا شعبہ ہے
اور یہ ظاہر ہے۔ کہ نفاق ایمان کا بیخ کن عدو ہے
بنا بریں حضرت نے بدگمانی کو کذب سے بھی ابتر
جانا۔ اور اکذب الحدیث فرما کر اس سے اجتناب کی
تاکید فرمائی۔ اور یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ جیسا نفاق فعل
قلب پر کذب فعل جوارح کو۔ یہ ان المنافقین
لکاذبون میں حمل کیا۔ ایسے ہی یہاں بھی ہے۔ اکثر
فسادات اور حسد و بغض کی جڑ ظن ہی کو تصور کرنا
چاہئے۔ اور اسی نیک بخت بدگمانی نے ہزاروں کو
تباہ کیا۔ خاصکر اہل علم اور حفاظ قرآن کو اس میں بہت
ہی حوصلہ پست ہم جنس کے فروغ کو دیکھکر بلکہ صورت
ہی کو دیکھکر بدگمانی کی آگ بھڑک اٹھی۔ اور اس
کے عیوب کے تجسس میں ہر طرح سے متوجہ ہوتے
اگر کچھ نہ ملا۔ تو جاہل بے علم تو ضرور ہی کہدیا۔ اگر اس کا
بھی کام نہ چلا۔ تو دوسرا رخ بدلا کہ اسکو خفیہ دہریہ
اور بے دین کا خطاب دیا۔ غرض جب تک کوئی حکم
نہ لگا لیں گے چین نہیں۔ سچ ہے ؎

لیا عقل و دیں سے نہ کچھ کام انہوں نے
کیا دین بر حق کو بدنام انہوں نے

تجسس عیوب کا اور حکم تکفیر یا دہریہ ہونے کا گویا
لگا ہی گیا۔ اس وجہ سے کہ ہمارے ہم جنس کی خوش بیانی
خوش الحانی سنکر اور عمدہ تقریر و تحریر دیکھکر ہم تو
کوئی بھڑ نہ جائے۔ اور ہماری عزت میں تذلل واقع نہ
ہو۔ اور ہماری آؤ بھگت میں کسی قسم کا نقصان پیش
نہ آئے یا ہمارے تعصب سے ہم کو کوئی علیحدہ کر دیو۔
اس بدگمانی نے اپنے ہم جنس ہم مذہب۔ ہم پیشہ بھائی پر
یہ عنایت کی۔ کہ اس پر افترا بھی کیا۔ جھوٹ بھی بولا۔ اسکی
حقارت اور ذلت کے بھی مرتکب ہوئے۔ اور اپنے
غرور اور انا خیر کا ثبوت دیا۔ غرض یہ سب کچھ بد
گمانی نے کر دیا۔ نہ اپنے جاہ و جلال کا خیال ہوتا۔ نہ یہ
بدگمانی کے شرارے اٹھتے۔ اگر مجھے طوالت کلام کا
خوف اور من ستر مسلما ستره الله کا لحاظ نہ ہوتا۔ تو
میں نام بنام مع تاریخ دیتے ان حضرات کا ذکر کرتا
جن سے میری ملاقات ہوئی۔ اور میں نے بچشم خود ان کی
بداخلاقی اور بدگمانی کو دیکھا۔

مولوی لوگو۔ اس حدیث کی تشریح و توضیح کرتے
ہوئے۔ اور آیہ وفی انفسکم افلا تبصرون کو
پڑھتے ہوئے ذرا اپنے حال پر بھی نظر کرتے جانا ؎

تمہیں پہ ٹھہرے اور رفیقو ذرا اب اپنی منصفی کا
ذرا تو کہنا خدا لگی بھی فقط سخن پروری نہ کرنا

ہم تہ دل سے مولانا ابو الوفا صاحب کے دست بدعا ہیں
کہ اللہ آپکی عمر میں برکت کرے۔ ایسے مسائل پیش کر کے
علماء کرام کو انکی غفلت پر متنبہ کرتے ہیں۔ [illegible] انہیں
کے نزدیک [illegible] کی بیخ کنی و تشریح انہیں کے
ہاتھوں کرتے ہیں۔ شاباش مولانا ؎

عمرت دراز باد تا دور مشتری
ما از تو بر خوردیم تو از عمر برخوری

میرے دوستو ؎

من نہ کردم شما حذر بکنید

(احمد الدین)

ایاکم والظن

جناب مولانا ابو الوفا صاحب کے حل کا سوال جو اس حدیث کے
متعلق ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کا جواب ان دو جملوں سے
ہو جاتا ہے۔ کہ حدیث کی دو قسمیں ہیں۔ ایک حدیث
نفسی دوسرے حدیث لفظی۔ اور یہ تقسیم کتب عقاید
میں مسلمات سے ہے۔ اور اس کی بحث شرح تہذیب
و شرح مسلم وغیرہ میں جا بجا مذکور ہے۔ گو ضمناً ہی
سہی بولا کرتے ہیں۔ حدیث النفس یا ما لم یحدث
بہ نفسہ اخطل کا یہ شعر کافی ہے۔ اس لئے دیگر
کتب کی عبارت پیش کرنے کی حاجت نہیں ؎

ان الکلام لفی الفؤاد وانما
جعل الکلام علی الفؤاد دلیلا

دیکھئے تصدیق۔ ظن۔ وہم وغیرہ کلام نفسی یا حدیث
نفسی کے قسم میں شمار کئے گئے ہیں۔ یہیں سمجھ آیا ہے
غور فرمائیں۔ کہ آپکا اعتراض یا سوال اس بنا پر ہے
کہ آپ نے اکذب الحدیث میں حدیث سے کلام لفظی مراد
لیا ہے۔ اور اس کے مراد ہونے میں کلام ہے۔ اور
کلام نفسی یا حدیث نفسی مراد ہونے میں کوئی کلام
نہیں۔ پس جس شق پر اعتراض ہے۔ وہ مراد نہیں
اور جو مراد ہے اس پر اعتراض نہیں۔ والعاقل
تکفیہ الاشارۃ هذا ما حدث به نفسی والله
اعلم (عبد السلام مبارکپوری از مبارکپور)

(۱) یہ جملہ ایاکم والظن موقع تحذیر میں واقع ہوا
جیسے ایاک والاسد یا حدیث شریف میں وارد ہوا
ایاکم ومحدثات الامور یا فرمایا۔ ایاکم وکرائم اموال
الناس یا اتق دعوۃ المظلوم۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ جنس
ظن ہی سے پرہیز کرنا چاہئے۔ کیونکہ آگے اس کی علت
بھی اسی عام لفظ میں فرمائی گئی۔ فان الظن اکذب الحدیث
حالانکہ کلام اللہ میں فرمایا گیا۔ فاجتنبوا کثیرا من الظن
اور علت میں فرمایا گیا۔ ان بعض الظن اثم۔ پہلی جگہ
بزیادت لفظ کثیرا اور دوسری جگہ بزیادۃ لفظ بعض وارد
ہوا۔ پس بظاہر حدیث و آیت میں تخالف ہے

(۲) دوسرا امر قابل غور یہ ہے کہ موقع تفضیل میں فرمایا گیا
فان الظن اکذب الحدیث بصیغہ تفضیل ہیں یہ تفضیل
کس پر ہے۔ اور کیوں کر ہے۔ کیونکہ بعض الظن کا گناہ ہونا
یہ ایک کھلی ہوئی بات ہے۔ لیکن مطلق ظن یعنی جنس
ظن کا تمام حدیثوں سے اکذب ہونا غیر ظاہر ہے

(۳) تیسرا امر یہ ہے۔ کہ ایاکم والظن۔ فان الظن اکذب
الحدیث میں ظن کا لفظ مکرر واقع ہے۔ اور دونوں جگہ
معرف باللام ہے پس یہ لام موقع تحذیر اور موقع تعلیل
میں الظاہر جنس کا معلوم ہوتا ہے۔ (عبد السلام مبارکپوری)

ahmadmuslim.de

فتاوے

س نمبر ۶۰ - فقہ محمدیہ میں ہے۔ کہ نہیں آئی اندازہ میں تھوڑے اور بہت حیض کی ایسی دلیل کے قائم ہو۔ ساتھ اوس کے نجیت ابھی طرح پاک ہونے کی مدت میں بھی کوئی دلیل نہیں آئی۔ یہ مسئلہ کتب فقہ شرح وقایہ ہدایہ وغیرہ کے بالکل خلاف ہے۔ میں اپنی ناقص عقل سے مسئلہ فقہ محمدیہ یوں سمجھتا ہوں۔ ایک روز اگر خون آوے وہ بھی حیض اور مہینے بھر اگر خون آوے وہ بھی حیض۔ اب اس فقرہ کا مطلب جیسا ہو۔ ولیا سمجھا دیجئے۔

زبیدہ کو پہلی تاریخ سے حیض شروع ہوا۔ دس تاریخ تک رہا۔ اگر بند ہو کر گیارہ کو پھر آ گیا۔ خاکسار اس مسئلہ میں یہ دریافت کرتا ہے۔ کہ زبیدہ دس گیارہ کو صوم صلوٰۃ ادا کرے یا نہیں (ملا محمد بشیر)

ج نمبر ۶۰ - حنفیہ کے نزدیک بموجب ایک حدیث کے حیض کی اقل اور اکثر مدت محدود ہے۔ مگر جس حدیث کی بنا پر یہ حد مقرر کرتے ہیں۔ وہ حدیث صحیح نہیں۔ اس لئے فقہ محمدی والے نے لکھا ہے۔ کہ حد کوئی نہیں۔ ھو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض اس بنا پر زبیدہ صرف دس تاریخ کو صوم و صلوٰۃ کرے۔ گیارہ کو حیض شمار کرے۔ (۳۰ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۶۱ - مشرک دھوبی نے کلپ لگا کر کپڑے کو دیا۔ اور گمان غالب ہے۔ کہ بد احتیاطی سے کلپ لگایا گیا ہوگا۔ اس صورت میں کپڑے کو استعمال میں لانا کیسا ہے۔ (ملا محمد بشیر ریاست جاورہ)

ج نمبر ۶۱ - گمان غالب ناپاکی کا ہے۔ تو اوس کپڑے کا استعمال کرنا درست نہیں۔ یا تو ایسے دھوبی سے دھلائے نہیں۔ یا اوس کے طریق دھلائی کی تحقیق کر کے تسلی کر لے۔

س نمبر ۶۲ - ایک شخص جسکا مال بالکل حرام ہے اوس کی مزدوری کر کے اجرت لینا جائز ہے۔ یا نہیں (شیخ محمود از شہر سلطانپور)

ج نمبر ۶۲ - حرام کمائی والے کی مزدوری کر کے اگر حرام مال ہی ملے۔ تو جائز نہیں۔ اگر اوس کی آمدنی کے ذریعے متعدد ہیں۔ تو جائز ہے۔

س نمبر ۶۳ - اگر بقر عید کے علاوہ قربانی کی جاوے تو وہ نفلی ثواب ہوگا یا کیا (ایضاً)

ج نمبر ۶۳ - بطور صدقہ کے جائز ہے۔ قربانی اوسکا نام نہ ہوگا۔

س نمبر ۶۴ - سنی المذہب اہل شیعہ کو ثواب رسانی کر سکتے ہیں یا نہیں۔ (ر ر)

ج نمبر ۶۴ - ثواب رسانی جائز ہے۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ میت بوجہ کسی بد اعتقادی کے ثواب کی اہل نہ ہو۔

س نمبر ۶۵ - سنی المذہب کو نماز فرض میں اہل شیعہ و مرزائیوں کی اقتدا کرنا جائز ہے یا نہیں (ر ر)

ج نمبر ۶۵ - بموجب حدیث اجعلوا ائمتکم خیارکم ایسے لوگوں کو امام بنانا جائز نہیں۔ اگر کہیں جماعت ہو رہی ہو تو بحکم وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ ملجانا جائز ہے۔

س نمبر ۶۶ - سامان جو اہل ہنود اپنے بزرگوں کے نام سے چھوڑتے ہیں۔ اوس کا کھانا جائز ہے یا نہیں (ر ر)

ج نمبر ۶۶ - سامان مذکور اگر غیر اللہ کے تقرب میں ہیں تو اوس کا کھانا بحکم آیت ما اهل به لغیر الله حرام ہے۔

س نمبر ۶۷ - کسی عالم سنی المذہب کی درائت تمامی صحابہ کے درائت کے خلاف ہو۔ تو قابل عمل ہے یا نہیں۔ اور اگر ہے تو صحت کی کیا دلیل ہے

ج نمبر ۶۷ - صحابہ کی درائت خصوصاً تمامی صحابہ کی درائت جب تک کسی نص کے خلاف نہ ہو۔ تمام امت سے مقدم ہے۔ رسالہ اتباع سلف صفحہ ۳۷ ملاحظہ ہو۔

س نمبر ۶۸ - سر الشہادتین کے حاشیہ پر تحریر ہے کہ عبید اللہ ابن زیاد کا جب سر کٹا تو ایک سانپ دہن سے گھس کر ناک سے نکل گیا۔ یہ روایت صحیح ہے یا کیسی۔ اور شہادت کے واقع میں کون کتاب معتبر ہے (ر ر)

ج نمبر ۶۸ - یہ روایت میری نظر میں کسی معتبر روایت سے نہیں گذری۔

س نمبر ۶۹ - جنت کا وجود آسمان پر ہے یا زمین پر (ر ر)

ج نمبر ۶۹ - قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے قیامت کے روز جو جنت ہوگی۔ وہ زمین پر ہوگی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَوْرَثَنَا الْاَرْضَ - ۲ر داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۷۰ - جواب ماثور جو کسی آیہ کریمہ کے پیچھے دیا جاتا ہے۔ جیسا فمن یاتیکم بماء معین پڑھکر اللہ ربنا و رب العلمین۔ الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی پڑھکر بلی۔ سبح اسم ربک الاعلے پڑھکر سبحان ربی الاعلے۔ الیس اللہ باحکم الحاکمین پڑھکر بلی وانا علی ذلک من الشاهدین وغیرہ یہ امام اور ماموم یا قاری و سامع دونوں کے لئے حدیث صحیح سے ثابت ہے۔ یا بس امام ہی کے لئے اگر ماموم یا سامع کے لئے بھی کسی حدیث صحیح سے صراحتاً ثابت ہوتا ہو۔ تو براہ عنایت وہ حدیث شریف بعینہ تحریر فرما کر ممنون فرماویں (خاکسار عبد العزیز از شہر [illegible])

ج نمبر ۷۰ - حدیث شریف میں من قرأ کا لفظ آیا ہے یعنے جو پڑھے۔ وہی جواب دے۔ البتہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدفعہ سورۃ الرحمٰن پڑھی اور صحابہ کو فرمایا۔ کہ تم سے جنوں نے اچھا جواب دیا تھا جنوں نے کہا تھا۔ لا بشیء من نعمک ربنا نکذب ولک الحمد اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سننے والے بھی جواب دیں تو ثواب ہے۔ ۲ باقی داخل غریب فنڈ

س نمبر ۷۱ - رنگ سرخ۔ گلابی۔ زرد۔ سبز وغیرہ پختہ و خام ولایتی آتا ہے۔ اوس کے رنگے ہوئے کپڑے کو زیب تن کر کے نماز پڑھنا۔ پختہ رنگ سے رنگے ہوئے پر جائز ہے۔ یا پختہ و خام دونوں پر۔ اور آیا عورت کو جائز ہے۔ یا عورت مرد۔ دونوں کو (محمد حسین رمضانپور)

ج نمبر ۷۱ - بحکم حدیث شریف ذرونی ما ترکتکم۔ جب تک شرع سے منع منصوص نہ ہو۔ جائز ہے۔ مرد۔ عورت سب کو جائز ہے

ahmadimuslim.de

متفرقات

مولانا ابوالوفا صاحب اخبار ہذا دورہ آئندہ ۳ جنوری کے اخبار کے مضامین مرتب فرما کر گورکھپور کے اسلامیہ جلسہ پر تشریف لے گئے ہیں۔ یہ اخبار انکی عدم موجودگی ہی میں لکھا گیا اور چھپا ہے۔ اس لئے اس اثنا میں اگر کسی ایسے کام کی جو ان کے متعلق ہو تعمیل و تکمیل نہ ہو سکے۔ تو ناظرین معذور سمجھیں۔

غریب فنڈ۔ میں اس ہفتہ از محبوب حسین صاحب ڈلیہ ۲ ار فتوے فنڈ ۲ر وصول ہوئے۔ بقایا سابقہ ۳۰ر کل [illegible]

افسوسناک موت۔ گذشتہ ہفتہ ڈاکٹر سید جمال الدین صاحب کی وفات کی خبر ایسے وقت میں موصول ہوئی جبکہ کاپیاں پریس میں جا چکی تھیں۔ ڈاکٹر مرحوم کی وفات سے جو صدمہ اہل حدیث جماعت کو پہنچا ہے۔ محتاج بیان نہیں۔ جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی اسی وفات کی خبر اطلاع دیتے ہیں جو درج ذیل ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پشاور سے سید محمد جن ڈاکٹر سید جمال الدین صاحب کی خبر دی ہے۔ کہ جناب ڈاکٹر صاحب کا انتقال ہو گیا۔ آہ! میرے لئے پشاور کی لائن ٹوٹ گئی۔ اس کا چراغ گل ہو گیا۔ اور میں ڈاکٹر صاحب کے دیکھنے سے محروم۔ مرحوم پرانے اہلحدیث زمانے کے سرد و گرم چشیدہ۔ کار آزمودہ نامور علماء کے صحبت یافتہ۔ اور اونچی تحریر و تقریر دل سے دلچسپی رکھنے والے تھے۔ تین لڑکے اور تین لڑکیاں اولاد تھی۔ تینوں لڑکیاں قرآن شریف کی حافظ۔ سب سے چھوٹی لڑکی چند سال ہوئے۔ انکی زندگی میں فوت ہو گئی تھی۔ مرحوم کے علمی مضامین تحفہ سند۔ اشاعت السنہ (سفیر سند) اور اہلحدیث میں اکثر نکلتے رہے ہیں۔ وہ ایک با مذاق صحیح الفطرت سلیم المزاج۔ علم دوست۔ موحد۔ متبع سنت تھے خاکسار سے ایک خاص انس اور شغف تھا۔ افسوس ہم ان کا غم کھانے کے لئے پیچھے رہ گئے اچھا خدا تعالیٰ انکو اپنی رحمت میں جگہ دے۔ ان کا ماتم صرف ان کے خاندان کے لوگوں کو نہیں بلکہ سب اہلحدیثوں کو ہے۔ وہ ایک با مروت صاحب سخاوت شخص تھے۔ اور رقم خرچ خرچ کر دوسروں کو حلقہ اتباع حدیث میں لانے والے۔ میں ان کے اوصاف گننے سے قاصر ہوں۔ خدا تعالیٰ ان سے نیک معاملہ کرے۔ وہ سب کے علانیہ و پوشیدہ سے واقف ہے۔ سب اہلحدیث جنازہ غائبانہ سے ممنون فرمائیں۔

خاکسار ابراہیم سیالکوٹی۔

افسوس کہ مفتی محمد فدا خاں صاحب پشاوری بھی فوت ہو گئے۔ مرحوم ایک با اخلاق آدمی تھے جلسہ کانفرنس کے لئے آپ نے مکان عطا فرمایا تھا۔ خدا غریق رحمت کرے۔

حافظ محمد حسین صاحب جناب مولوی عبدالرحمن خانصاحب قاضی ہیڈ روڈ (فرنٹیر اکس) کی وفات کی خبر دیتے ہیں۔

انتقال پر ملال۔ مولانا حافظ عبدالمنان صاحب محدث وزیرآبادی نے اپنے لخت جگر مولوی حکیم عبدالجبار صاحب کی وفات حسرت آیات کی خبر دی ہے۔ مرحوم نوجوان۔ صالح تھے۔ ان کے انتقال سے جو جناب حافظ صاحب کو صدمہ پہنچا ہے۔ وہ نہایت رنجدہ ہے۔ لائق بیٹوں کا پرورش پانا اور پھر والدین کو داغ مفارقت دے جانا ایک ایسا دلخراش سانحہ ہے۔ کہ جس کی یاد سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ آپکو صبر دے۔ ہم آپ کے اس رنج میں شریک ہیں۔ اور مرحوم کے لئے دعا مغفرت کرتے ہیں۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ۔

ناظرین سے التماس ہے۔ کہ مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعاء مغفرت کریں۔ اور پسماندگان کے لئے دعا صبر۔

دوا اور دعا کے خواستگار۔ اس حقیر کے دینی محبوں سے ایک شخص کو چھ سات سال سے درد شکم کا عارضہ لاحق ہے پہلے تو یہ درد برس یا چھ مہینے کے بعد اٹھا کرتا تھا۔ بعد ازاں دو مہینے ڈیڑھ مہینے کے بعد اٹھنے لگا۔ لیکن اب درد ہر روز اٹھتا ہے۔ پیٹ میں سخت پیچ محسوس ہوتا ہے جس سے مریض بالکل بیتاب ہو جاتا ہے۔ اور پیٹ کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیتا ہے۔ اس وقت اس کی حالت بہت ہی ردی ہو جاتی ہے۔ اس عارضہ کے دفعیہ کے لئے پیہم بہت سے علاج کئے گئے۔ لیکن کچھ بھی فائدہ نہ ہوا۔

دوسرے شخص کی ایک لڑکی جس کی عمر اب ڈھائی سال کی ہے۔ اپنے پاؤں سے نہیں چل سکتی۔ اس کے دونوں پاؤں گویا کہ بالکل لنج ہیں۔ دونوں پاؤں میں طاقت رفتار ذرا بھی نہیں ہے۔ ڈاکٹری علاج کئے۔ لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا اس لئے یہ احقر حکیم صاحبوں کی خدمات میں کمال انکسار کے ساتھ التماس کرتا ہے۔ کہ کوئی صاحب ازراہ ہمدردی دونوں مریضوں کے لئے مجرب اور نافع نسخے تجویز فرما کر اخبار اہلحدیث امرتسر میں مشتہر فرما کر مشکور فرما دیں۔ اور نیز دونوں کے مرض کے دفعیہ کی دعا کریں۔

الملتمس احقر العباد عبدالرؤف از امراوتی ملک برار دکن

دوا دینے کو طیار ہوں۔ اخبار اہلحدیث مجریہ ۲۲ محرم بجواب سوال طبی عیسے میاں نصاب (؟) کو اطلاع دیں۔ کہ میں انکو اس شرط پر دوا دینے کو طیار ہوں۔ کہ آپ مہربانی کرکے دو غریب نادار اماماں مسجد کے نام اخبار اہلحدیث جاری کرا کے مجھکو بذریعہ اخبار یا خط اطلاع دیں۔ اڈیٹر صاحب کی تصدیق پر میں دوائی ارسال کر دونگا۔ انشاء اللہ ایک ہفتہ کے استعمال سے کلی صحت حاصل ہوگی۔ آپ کو یہ شکایت اس لئے پیدا ہوئی ہے۔ کہ آپ کے نخاعی اعصاب میں ورم پیدا ہو گیا ہے۔ اور مادہ غلیظ ہو کر منجمد ہو گیا ہے۔ جب تک تحلیل نہ ہوگا آرام نہیں ہوگا میں آپ کو مجرب دوائی روانہ کر دونگا آپ صحت یابی کے بعد بطور شکریہ دو پرچہ اخبار مستحقین کے نام جاری کرا دیں۔

راقم خاکسار نورالدین حکیم حاذق لاہور (موچی دروازہ)

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

نہایت رنج و افسوس سے لکھا جاتا ہے۔ کہ حضور وائسرائے کے صاحبزادہ لفٹنٹ ہارڈنگ زخموں سے انتقال کر گئے۔

قیصر جرمنی تندرست ہو کر پھر میدان جنگ کو چلا گیا ہے۔

جرمن جنگی جہازوں نے جو سکاربرو۔ ہارٹل پول اور وہیٹی (واقعہ انگلستان) پر گولہ باری کی تھی اس سے نقصان جان کے علاوہ ۲۲ لاکھ روپے کا مالی نقصان بھی ہوا۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سکاربرو۔ ہارٹل پول اور وہیٹی پر حملہ کرنے سے جرمنوں کی غرض یہ تھی۔ کہ انگریزی جنگی جہاز ادھر آئیں۔ اور ان سرنگوں سے جو اس طرف جرمنوں نے بچھا رکھی ہیں تباہ ہو جائیں۔

گورنمنٹ انگریزی نے خدیو مصر عباس حلمی پاشا کو تخت مصر سے علیحدہ کر کے انکی جگہ ان کے چچا حسین پاشا کو سلطان مصر بنا دیا ہے۔

خدیو عباس حلمی پاشا کی علیحدگی کی وجہ یہ بتلائی گئی ہے۔ کہ اس نے ترکوں اور جرمنوں سے ملکر انگریزوں کے خلاف سازش کی

مشرقی میدان جنگ میں جرمن اور آسٹروی فوجیں روسی فوجوں کے ساتھ نہایت خونریز جنگ میں معروف ہیں۔

روسیوں کو اپنے مورچے چھوڑ کر پیچھے ہٹ جانا پڑا ہے۔ لیکن روسیوں کا دعوے ہے کہ ان کی اس پسپائی سے انکی حالت بہتر ہو گئی ہے۔

اخبار لنڈن ٹائمز کی رائے میں روسیوں کی اس پسپائی اور سخت خونریز جنگ میں مصروفیت کے باعث کراکو کے محاصرہ اور سلیشیا پر حملہ کو کسیقدر دور زمانہ پر ڈالدیا ہے

روسیوں کا دعوے ہے۔ کہ انہوں نے گلیشیا میں آسٹروی فوجوں کی پیشقدمی روکدی ہے۔ اور آسٹروی قلعہ پرزمسل کی فوجوں نے روسی فوج پر حملہ کرکے ان کی صفوں کو درہم برہم کرنے کے ارادہ میں ناکامی رہی

روسی اطلاع دیتے ہیں۔ کہ انہوں نے جرمنوں کو دریائے بزورا اور آسٹروی فوج کو دریائے بنڈر پر شکست دی۔

ایک اطالوی اخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ سرویہ سے جو کچھ بھی آسٹروی فوج واپس آسٹریا آئی ہے اس کے پاس نہ کوئی توپ ہے نہ ہی بندوق

آسٹریا کی رپورٹ میں لکھا ہے۔ کہ سرویہ میں آسٹروی فوج کو اس لئے شکست ہوئی ہے۔ کہ موسم کی خرابی کی وجہ سے فوج کو سامان کا پہنچانا محال ہو گیا تھا۔

آسٹروی فوج کا سپہ سالار جنرل پوٹیوریک بوجہ علالت مستعفی ہو گیا ہے۔ اور اسکی جگہ آرچ ڈیوک یوجین کا تقرر ہوا ہے۔

ٹریسٹ (آسٹریا) کا امریکن قونصل اطلاع دیتا ہے کہ آسٹریا میں اسوقت ۲۸ کلکتہ اور بمبئی کے اسیران جنگ موجود ہیں۔ ان سے اچھی طرح سلوک کیا جاتا ہے اور مذہبی جذبات کا پاس و ادب ملحوظ رکھا جاتا ہے اکثر قیدی مسلمان ہیں۔ گورنمنٹ آسٹریا ان کو زندہ بھیڑیں دیتی ہے جن کو وہ خود ذبح کر کے کھایا کرتے ہیں۔ چاول اور روٹی ان کے لئے بکثرت مہیا کی جاتی ہے۔

ایک امریکن جو برلن سے آیا ہے۔ بیان کرتا ہے کہ جرمنی میں زیر آب چلنے والی کشتیوں پر بڑا بھروسہ کیا جاتا ہے۔ اور وہ بڑی سرعت سے تیار کی جا رہی ہیں تاکہ بحری جنگ میں کام آئیں۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جرمن کے کارخانہ جہاز سازی میں جو جنگی جہاز تیار ہو رہے ہیں۔ ان پر گیارہ ہزار آدمی رات دن کام کرتے ہیں تاکہ تین ماہ میں وہ تیار ہو کر محکمہ بحر کے حوالہ کر دیئے جائیں

ہالینڈ کے رستہ سے خبر پہنچی ہے۔ کہ جرمنی میں صرف دو ہفتہ کے لئے کارتوس رہ گئے ہیں۔

جرمنی میں کارتوس بنانے کے لئے تانبا نہیں ملتا اس لئے جرمنی نے اعلان کیا ہے۔ کہ انگلستان میں جس قیمت پر تانبا بکتا ہے۔ اس سے دگنی قیمت پر بھی جہاں سے دستیاب ہو سکے۔ تانبا خرید لیا جائے۔

گورنمنٹ ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ لبریا سے تجارت کھل گئی ہے

روسیوں کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ انہوں نے بدھ کی رات کو ایک بہت بڑی جرمن فوج کو شکست دیکر ایک جرمن رجمنٹ کا صفایا کر دیا

امسٹرڈم (ہالینڈ) کے ایک اخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ متحدہ سپاہ نے مقامات دیبرسٹ۔ سینٹ جارجز۔ ویسٹنڈ۔ کمس شوٹ۔ لینگ مارک سینٹل اور مورسلیڈ پر قبضہ کر لیا ہے

فرانس کی سرکاری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ متحدہ افواج قابل اطمینان طریقہ سے پیشقدمی کر رہی ہیں

لنڈن میں جو ہندوستانی سپاہی زخمی صحتیاب ہوئے ہیں۔ انہوں نے درخواست کی ہے۔ کہ میدان جنگ میں جانے سے پیشتر انہیں لنڈن کی سیر کر لینے دی جائے۔

امریکہ کا جہاز ٹینسی سکندریہ سے روانہ ہونے والا تھا۔ لیکن ساحل شام پر جنگی کارروائیوں کا نشوونما دیکھکر اسنے اپنی روانگی ملتوی کر دیا ہے

جنوب مغربی جرمن افریقہ کی فوج نے پھر پرتگال کے افریقی علاقہ انگولا پر حملہ کیا ہے۔ جسپر گورنمنٹ پرتگال نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ انگلستان کی تائید میں جنگ میں حصہ لینے کو تیار ہے۔

روسیوں کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ وان کے قریب ان کی ترکوں سے جنگ ہو رہی ہے۔

فرانسیسی پارلیمنٹ کا ۲۲ دسمبر کو پیرس میں اجلاس ہوا۔

فرانسیسی گورنمنٹ بورڈو سے پھر پیرس میں واپس آگئی ہے۔

ایک جرمن اخبار لکھتا ہے۔ کہ ہم ہنوز منزل مقصود سے بہت دور ہیں۔ بے تعلق سلطنتوں میں سے اکثر ہمارے خلاف ہیں۔ ایک اور بڑی سلطنت اور مشرق کی دو جنگجو قومیں دشمنوں کے ساتھ شامل ہونے والی ہیں

ahmadimuslim.de

مومیائی

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل دق، دمہ، کھانسی، ریزش اور کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے جو ایسے ہیں یا کسی وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد عورت۔ بوڑھے۔ بچے۔ جوان کیلئے یکساں مفید ہے ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت

فی چھٹانک ۱۲ر دو چھٹانک [illegible] پاؤ پختہ [illegible] معہ محصول وغیرہ

ممالک غیر سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب احمد بنارسی کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ میں نے گذشتہ سال ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی۔ جس سے خدا کے فضل سے بہت فائدہ ہوا۔ مہربانی فرما کر بہت جلد ایک چھٹانک مومیائی وی پی ارسال فرماویں (۵ نومبر ۱۹۱۴ء)

جناب صاحبزادہ صاحب موضع جنگل سنہا ضلع بستی سے تحریر فرماتے ہیں۔ عرصہ ہوا آپ کے کارخانہ سے مومیائی طلب کی تھی بہ عنایت فرمائے آپ کی مومیائی فی الحقیقت لاجواب قابل قدر ہے مہربانی کر کے اب آپ ایک چھٹانک مومیائی بصیغہ ویلیو بہت جلد بنام مولانا عبد الستار صاحب ناظم مدرسہ اسلامیہ .... روانہ کریں۔ غالباً آپکو خیال ہوگا کہ میں کئی دفعہ منگا چکا ہوں (۱۲ نومبر ۱۹۱۴ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

اسلام اور علماء فرنگ۔ اسلام کی صداقت و فضیلت پر علمائے یورپ کی رائیں ۳ر

تیرھویں صدی ہجری کے مجدد

یعنے

حضرت مولانا اسمٰعیل شہید کے پیشوا حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی کے نادر حالات و واقعات و مکتوبات

جو باتباع سنت حضرت سرور کائنات مجسم ہی تھے۔ لیکن جنکو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیشہ زیارت نصیب ہوتی۔ جن کو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے جن کی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے جب وہ نواب امیر خاں والئی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے۔ تو انگریزی سپہ سالار فوج آپکے ہمراہ دشمن کے محاصرہ میں آ گیا۔ اور جناب سے تائب ہوا جن کے دشمن آپکو قتل کرنے آتے تو مرید و دست بیعت ہو جاتے۔ جن کے خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا جن کی دعا سے شیعہ عالم رویا میں خود حضرت سرور کائنات روحی فداہ سے نصیحت پاکر رفض سے تائب ہوا جن کی دعا سے دیوانے ہوشیار اور کسبیاں تائب ہو کر نیکوکار ہو گئیں۔ جو حج پر گئے۔ تو راستہ میں انگریزوں نے انکو دعوت دی جن کی مخالفت سے بڑے بڑے ہوشیار مجنون ہو گئے۔ اور سندہ بطیب خاطر مسلمان ہوئے۔ اسی ضمن میں مولانا اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا عبد الحی کے بھی مذکور ہیں۔ جو نہایت دلچسپ۔ مفید اور سراپا نصیحت ہیں

اصلی قیمت دو روپے عہ/ رعایتی ڈیڑھ روپیہ عہ/۸

قسطنطنیہ قسطنطنیہ نہ صرف زمانہ حال کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت کا پایہ تخت ہے بلکہ دنیا بھر میں خوبصورت شہر ہے۔ یورپ و ایشیا کی قدیم تاریخی اور صنعتی دلچسپیوں کا مجموعہ ہے۔ اس کتاب میں اس شہر کے مفصل حالات۔ قابل دید عمارات۔ خصوصاً عالیشان مساجد و مقابر سلاطین ترک۔ بازاروں۔ محلوں وغیرہ کے درج ہیں۔ قسطنطنیہ کے متعلق ہر قسم کی سیر اور کامل واقفیت گھر بیٹھے کر لو۔ اصلی قیمت عہ رعایتی ۱۲ر

فتح قسطنطنیہ یعنے سلطنت عثمانیہ کے عروج اور زوال کے اخلاقی باعث ترکوں کے اعلیٰ فوجی نظام فتح کے پیشتر کے حالات کو الف تک اور یونانیوں کے عہد و پیمان۔ صلح کی کوشش اور جنگ کی تیاریاں محصورین اور محاصرین کی صف آرائیاں۔ آخری عیسائی بادشاہ کے کارنامے اور رقت انگیز حالات۔ سلطان محمد فاتح اور کانسٹنٹائن کی خصلت کے موازنات۔ اصلی قیمت ۱۴ر رعایتی ۱۰ر

تاریخ عرب ملک عرب کی تاریخ ہر مسلمان کیلئے جاننا ضروری ہے اس میں عرب کی بحری و بری تاریخ کے مفصل حالات مذکور ہیں اصلی عہ رعایتی ۱۴ر

تاریخ مراکش افریقہ کی نہایت قدیم اور زبردست اسلامی سلطنت مراکش یا مغرب الاقصیٰ کی مفصل تاریخ۔ رقت انگیز مناظر۔ قیمت عہ رعایتی ۱۲ر

تاریخ ٹیونس و طرابلس شمالی افریقہ کی یہ ہر دو نامور اسلامی سلطنتیں بہت کچھ بحری بری بلاغت اور عظمت حاصل کر چکی ہیں۔ ان کے سلاطین کی تاریخ دلچسپی سے خالی نہیں۔ قیمت ۱۲ر رعایتی ۱۰ر

ملنے کا پتہ

منشی مولا بخش کشتہ ڈبہ کھٹیکاں امرتسر

تیرھویں صدی ہجری کے مجدد

یعنے حضرت مولینا سید احمد صاحب بریلوی کے
حالات و مکتوبات مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری
جو باتباع سنت حضرت سرور کائنات محو اپنی تھے - یعنی
جنکو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمی زیارت
نصیب ہوئی جنکو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے جنکی سواری
کے جانور دام بغذا نہ کھاتے تھے جب وہ نواب امیر علیخاں
والئی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے - تو
انگریزی سپاہ و فوج آپ کے ہمراہ دشمن کے دستہ میں
آگئی - اور جنگ سے تائب ہوگیا - جن کے دشمن آپ کو
قتل کرنے آتے تو مرید و دوست بسبت ہو جاتے - جنکے
خدام کو ہمیشہ غیب سے فروح ملتا جنکی دعائے شیطہ
عالم رویا میں خود حضرت سرور کائنات روحی فداہ سے
نصیحت پاکر رفض سے تائب ہوا جن کی دعاؤں سے
دیوانے ہشیار اور کسبیاں تائب ہو کر نیکوکار ہوگئیں جو
فوج پر گئے تو راستہ میں انگریزوں نے انکو دعوت
دی - جن کی مخالفت سے بڑے بڑے ہوشیار مجنون
ہوگئے جنکے ہاتھ پر مالدار ہندو سیٹھ سچا خواب
دیکھکر مسلمان ہوا غرض اس بزرگ کے حالات و کرامات
کے لئے پونے تین سو صفحہ کی کتاب منگا کر ملاحظہ فرمائیے
قیمت علاوہ محصولڈاک ۔۔۔ ۱۲

ملنے کا پتہ
مینجر صوفی پنڈی بہاؤالدین
ضلع گجرات

کتاب تیر الاسلام بجواب زینت الاسلام پنجابی نظم
ایک کم فہم بدعتی ملانے زینت الاسلام کا رد لکھا تھا - اس
رد کی تردید میں یہ کتاب ۱۴۶ صفحات میں بر تقطیع
۲۲×۲۹ طبع ہوئی ہے قیمت قریب لاگت ۳ مع
بلا محصول ہے بدعات مروجہ کا خوب قلع قمع کیا گیا
شائقین سنت نبوی پتہ ذیل سے طلب فرماویں
محمد خیرالدین احمد از سرسہ ضلع حصار

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان و احتلام
ان حبوب سے لاعلاج کثرت احتلام دور ہوجاتا ہے
ضعف دماغ اور رقت کو رفع کرنے کے علاوہ منی کو بڑھانے
اور گاڑھا کرنے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں قیمت عصر
طلا - اس کے استعمال سے وہ امراض جو کہ جوانی کی بے اعتدا-
لیوں سے پیدا ہوتے ہیں چند دن کے اندر دور ہوجاتے ہیں
اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آجاتا ہے ایک استعمال سے
فربہی درازی اور قوت مردی حسب دلخواہ حاصل ہوجاتی ہے
قیمت فی حرف (?) عہ
تپ لرزہ - اس دوائی سے تپ لرزہ خواہ کیسا ہی
پرانا اور سخت کیوں نہ ہو - دو تین دفعہ کے استعمال
سے دور ہوجاتا ہے - قیمت ۱۲

شربت دافع بواسیر خونی
بواسیر خونی کے دفع کرنے میں اکسیر مجرب ہے قیمت فی شیشی
مینیجر شفاخانہ یونانی چوک گوجرانوالہ

سرمہ اصفہانی
داؤدی شفاخانہ
یہ سرمہ آنکھ کی تمام بیماریوں میں اکسیر ہے کمزوری
پانی جانا - نزول الماء کا خوف - جالا کھورت - غبار یا
جلد جلد دکھنے آجانا - لال ڈورے پیدا ہونا وغیرہ
میں بفضلہ تعالیٰ حکمی ہے - قیمت مع محصولڈاک
فی تولہ عہ   ان رجسٹرڈ
(نوٹ) ادویہ چشم کے ہمراہ مزاج و طبیعہ اور قبض وغیرہ
کا حال بتلا کر کوئی قوی دوا بھی طلب کرنا چاہیئے
(دیگر) شفاخانہ ہذا میں جملہ امراض کیلئے اور ادویہ کے
بہم پہنچانے کا انتظام کیا گیا ہے
ابو داؤد عبداللہ سند یافتہ مدرسہ طبیہ دہلی
مالک داؤدی شفاخانہ بہاولپور

تحقیقات جدیدہ امراض شدیدہ - عمہ
ملنے کا پتہ ڈاکٹر حسن انچارج شفاخانہ
کٹھیکاں امرتسر

شائقو دوڑو جلد خبر لو
نعمت ہر دو جہاں حاصل کرو
صحیح بخاری و صحیح مسلم کی قیمت میں
تخفیف رعایت
یکم صفر ۳۳ھ سے آخر ربیع الآخر تک

صحیح بخاری مترجم مع حواشی و تشریح
قیمت ... رعایتی قیمت مجلد ... جلد عام
پارہ اول **صحیح مسلم** - مترجم مع حاشیہ یہ بھی اسی پایہ
کی کتاب ہے - اصلی قیمت ۵ رعایتی ۴
زبدۃ الانسان - منظوم مصنفہ مولوی میلادی صاحب
ساکن موضع کلاس والا اصلی قیمت ... رعایتی ۲
پس اب مسلمانوں کو مناسب ہے کہ وہ فوراً درخواستیں
بھیجکر کتابیں منگوالیں کتابیں بذریعہ وی پی پیکٹ
ارسال ہونگی - محصولڈاک وغیرہ ہر حالت میں
بذمہ خریدار ہوگا -
المشتہر
ابو محمد عبدالرحمن تاجران کتب دینیہ شہر
فیروزپور دروازہ ملتانی

الانصاف فی حقوق الاحناف - احناف کے
جواب میں قیمت ۳
البرہان العجاب بر فاتحہ خلف الامام کے ثبوت میں
از مولانا بشیر احمد صاحب سہسوانی ۴
اے گائیڈ ٹو پرشین عربک روٹس اینڈ پولرز
اس کتاب میں فارسی عربی الفاظ کے مصادر اور انکی انگریزی
درج ہے سکولوں اور کالج کے طالبعلموں کیلئے بہت
مفید ہے ۱۰
مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں ٹھاکر سین گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (امرتسری) مالک نے شائع کیا

ahmadimuslim.de